جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بشریٰ للمؤمنین فی شفاعۃ سید المرسلین ﷺ
مرتب	:	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
نظرِ ثانی	:	مفتی عبد القیوم خان ہزاروی
تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
کمپوزنگ	:	محمد یامین
اِشاعت اول	:	فروری 2001ء
تعداد	:	1100
زیر اہتمام	:	ڈاکٹر فرید الدینؒ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ
نگرانِ طباعت	:	محمد جاوید کھٹانہ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز
قیمت	:	روپے

نوٹ: پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے ریکارڈ شدہ آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

الأربعین

بُشریٰ للمؤمنین
فی
شَفاعةِ سیدِ المُرسَلین ﷺ

www.MinhajBooks.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	حضور ﷺ کا شفاعتِ عظمیٰ پر فائز ہونے کا بیان	۱۱
۲	حضور ﷺ کا مقامِ محمود پر فائز ہونا	۱۶
۳	اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی کو اذنِ شفاعت دے کر راضی کرنا	۲۳
۴	حضور ﷺ سب سے پہلے شفیع اور مقبول الشفاعت	۲۶
۵	حضور ﷺ کی دعائے شفاعت کا بیان	۲۹
۶	حضور ﷺ کا دو امور میں سے شفاعت کو اختیار کرنا	۳۳
۷	شفاعت ...... خاصہء مصطفیٰ ﷺ	۳۶
۸	حضور ﷺ کا انبیاء علیہم السلام کو حق شفاعت دلانا	۳۹
۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضور ﷺ کی شفاعت میں رغبت رکھنا	۴۱
۱۰	حضور ﷺ کی امت کی کثرت اور آپ ﷺ کی شفیع ہونے کا بیان	۴۴
۱۱	حضور ﷺ کا روزِ قیامت تین مقامات پر شفاعت فرمانا	۴۵
۱۲	حضور ﷺ کی شفاعت کی عمومیت کا بیان	۴۶
۱۳	حضور ﷺ کا سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرمانا	۴۸
۱۴	حضور ﷺ کی محبانِ اہل بیت کے لئے شفاعت	۴۹
۱۵	کسی بھی وقت حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے والے کے لئے آپ ﷺ کی شفاعت	۵۰
۱۶	اذان کے بعد دعا کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت	۵۱
۱۷	قبر انور کی زیارت کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت	۵۳

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۵۴	حضور ﷺ کا اہل مدینہ کی شفاعت فرمانا	۱۸
۵۵	حضور ﷺ کا مدینہ طیبہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرنے والے کی شفاعت فرمانا	۱۹
۵۶	حضور ﷺ کا مدینہ منورہ میں وفات پانے والے کے لئے شفیع ہونا	۲۰
۵۷	حضور ﷺ کا حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شفاعت	۲۱
۵۸	چالیس احادیث مبارکہ یاد کرنے والے کے لئے شفاعت	۲۲
۵۹	حضور ﷺ کا امت کے تباہ حال گناہگاروں کے لئے شفاعت فرمانا	۲۳
۶۰	حضور ﷺ کا اپنی امت کے لا محدود افراد کی شفاعت فرمانا	۲۴
۶۱	حضور ﷺ کا درجہ بدرجہ تمام مؤمنین کی شفاعت کرنا	۲۵
۶۲	حضور ﷺ کا اپنی امت کے خطا کاروں کی شفاعت فرمانا	۲۶
۶۳	کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت	۲۷
۶۶	حضور ﷺ کی شفاعت سے عذابِ دوزخ سے چھٹکارا	۲۸
۶۹	حضور ﷺ کی شفاعت اس شخص کے لئے جو حالتِ شرک میں نہ مرے	۲۹
۷۱	کامل اخلاص کے ساتھ ایمان والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت	۳۰
۷۳	حضور ﷺ کی رائی کے دانے سے بھی کم ایمان والے کے لئے شفاعت	۳۱
۷۴	حضور ﷺ پر شفاعت کی انتہا ہو جانا	۳۲
۷۵	حضور ﷺ کی شفاعت کے طفیل بلا حساب و کتاب جنت میں دخول	۳۳
۷۷	شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ سے حضرت ابو طالب کو فائدہ	۳۴
۷۹	عرب سے دھوکہ کرنے والے کی شفاعت سے محرومی	۳۵

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۸۰	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کی شفاعت سے محرومی	۳۶
۸۲	منکر شفاعت کا شفاعت سے محروم ہونا	۳۷
۸۳	انبیاء علیہم السلام کا شفاعت فرمانا	۳۸
۸۷	اولیاء و صالحین کا شفاعت فرمانا	۳۹
۹۴	حفاظ و شھداء کا شفاعت کرنا	۴۰

www.MinhajBooks.com

الاربعین

بشری للمؤمنین فی شفاعة سید المرسلین ﷺ

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

شفاعت امر جائز اور حق ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ روز محشر جملہ انبیاء و صالحین شفاعت فرمائیں گے جبکہ شفاعت کبریٰ کے مقام جلیلہ پر ہمارے حضور سید دو عالم ﷺ فائز ہوں گے جس کو قرآن حکیم نے ''مقامِ محمود'' سے تعبیر کیا ہے۔ شفاعت گناہگاروں اور خطا کاروں کی بخشش و مغفرت کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب ﷺ کی امت مرحومہ پر ایک انعام عظیم ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں بھی شفاعت فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی ضمانت دی، بخشش و مغفرت کا مژدہ سنایا، صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے شفاعت طلب کی اور آپ ﷺ نے اس کو کبھی رد نہیں کیا۔ اسی طرح روز قیامت آپ ﷺ شفاعت عظمیٰ کے مقام پر فائز ہوں گے جس کا ثبوت آیاتِ قرآنی کے علاوہ احادیث مبارکہ سے بھی ملتا ہے۔ صحاحِ ستہ اور دیگر معروف کتب احادیث میں درج ہے کہ انبیاءِ کرام میدانِ حشر میں اپنی امتوں کے ہمراہ بارگاہ محمدی ﷺ میں جمع ہو کر جلد حساب و کتاب کے آغاز کیلئے آپ ﷺ کو بارگاہِ رب العزت میں اپنا شفیع بنائیں گے جس پر آپ ﷺ بارگاہ صمدیت میں شفاعت کریں گے اور رب تعالیٰ حساب و کتاب جلدی شروع فرمائے گا، یوں اس دن کی سختی سے انسانیت نجات پائے گی۔

روزِ قیامت سب سے پہلے آپ ﷺ شافعِ محشر کی حیثیت سے شفاعت فرمائیں گے، آپ ﷺ کی شفاعت سے ہر اس بندے کو فائدہ پہنچے گا جو اس دنیا میں اس پر

ایمان رکھتا ہو' حتی کہ ایک ادنیٰ درجے کا مؤمن بھی شفاعت مصطفے ﷺ کے طفیل عذاب جہنم سے رہائی پا کر مستحق جنت ٹھہرے گا' جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے لئے سب سے پہلے کھلے گا۔ آپ ﷺ اس روز شفاعت فرماتے رہیں گے حتی کہ داروغہ جہنم پکار اٹھے گا اے محمد ﷺ آپ نے تو اپنے رب کے غضب کیلئے کچھ نہیں چھوڑا۔

روایات میں مذکور ہے کہ بعض کفار کے عذاب میں تخفیف اور مشرکین کے بچوں کے حق میں بھی آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام' صالحین' شھداء' حفاظ بھی اپنے متعلقین اور اعزاء واقارب کی شفاعت کریں گے۔ علاوہ ازیں نیک اعمال جیسے قرآن اور روزہ بھی شافع ہوں گے الغرض یومِ جزا شفاعت کے اجراء اور اس کے نفع بخش ہونے پر کثرت سے احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ اللہ رب العزت کی اس عظیم نعمت سے صرف بدبخت کفار و مشرکین اور شقی لوگ ہی محروم ہو سکتے ہیں جبکہ عام خطا کار مؤمنین بالآخر شفاعت نبوی ﷺ کی بدولت عذاب جہنم میں تخفیف پا کر جنت میں داخل ہوں گے۔

فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہم بھی اپنے آپ کو شفاعت کا حقدار ضرور بنا سکتے ہیں جسکی رو سے چالیس احادیث بیان کرنے والوں کی حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے لہذا آئندہ صفحات میں شفاعت نبوی سے متعلق روایات کو ہم 40 فصلوں میں بیان کریں گے۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ا

بیان کون النبی ﷺ صاحب الشفاعة العظمٰی

حضور ﷺ کا شفاعت عظمیٰ پر فائز ہونے کا بیان

ا۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ۔ قَالَ: إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَا جَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِی بَعْضٍ، فَیَأْتُوْنَ آدَمَ، فَیَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ، فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِإِبْرَاهِیْمَ، فَإِنَّهُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ، فَیَأْتُوْنَ إِبْرَاهِیْمَ، فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی،

(ا) ا۔ صحیح البخاری، کتاب التوحید، ۲: ۱۱۱۸۔۱۱۱۹، باب کلام الرب مع الانبیاء وغیرہم، رقم حدیث: ۷۰۷۲۔

۲۔ صحیح البخاری، ۱: ۴۷۰۔ کتاب بدأ الخلق باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا نوحا الی قومہ، رقم حدیث: ۲۰۶۔

۳۔ صحیح البخاری، ۱: ۴۷۴، کتاب الانبیاء، باب یزفون النسلان فی المشی، رقم حدیث: ۳۱۸۲۔

۴۔ صحیح البخاری، ۲: ۶۴۲۔ کتاب التفسیر سورہ البقرہ، باب وعلم الآدم اسماء کلھا، رقم حدیث: ۴۲۰۶۔

۵۔ صحیح البخاری، ۲: ۶۸۴، ۶۸۵، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ بنی اسرائیل باب، قولہ ذریۃ من حملنا مع نوح رقم حدیث: ۴۴۳۵۔

۶۔ صحیح البخاری، ۲: ۹۷۱۔ کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، رقم حدیث: ۶۱۹۷

۷۔ صحیح البخاری، ۲: ۱۱۰۲۔ کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ لما خلقت بیدی، رقم حدیث: ۶۹۷۵۔

۸۔ صحیح البخاری، ۲: ۱۱۰۸۔ کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ، رقم حدیث: ۷۰۰۲۔

==

فَإِنَّه، كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى، فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُوْنَنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ، وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا، لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمِدُهُ

==

۹۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۰۸۔۱۰۹، باب اثبات الشفاعۃ واخراج الموحدین، رقم حدیث: ۳۲۲

۱۰۔ جامع الترمذی، ۲: ۶۶، ابوب الزھد، باب ما جاء فی الشفاعۃ، رقم حدیث: ۲۴۳۴

۱۱۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۱۶، ۱۴۴

۱۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۳۶۸، ۴۳۵ (روایت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۱: ۴۔۵ (روایت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۹۵، ۲۹۶ (رویت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۱: ۴۵۰، ۴۵۱، رقم حدیث: ۱۱۷۲۳

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۱: ۴۴۴، رقم حدیث: ۱۱۷۲۰ (روایت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۱: ۴۴۷، رقم حدیث: ۱۱۷۲۱ (روایت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ)

۱۷۔ شعب الایمان، ۱: ۲۸۵، رقم حدیث: ۳۰۸

۱۸۔ ابو داؤد الطیالسی، رقم حدیث: ۲۰۱۰

۱۹۔ مسند ابی یعلی، ۵۶۔۵۹، رقم حدیث: ۵۶ (روایت ابو بکر صدیق)

۲۰۔ مسند ابی عوانہ، ۱: ۱۷۸۔۱۸۰

۲۱۔ صحیح ابن حبان، ۱۴: ۳۷۷، رقم حدیث: ۶۴۶۴

۲۲۔ صحیح ابن حبان، ۱۴: ۳۹۳، رقم حدیث ۶۴۷۶

۲۳۔ شرح السنہ، ۱۵: ۱۵۷۔۱۶۰، رقم حدیث: ۴۳۳۳

۲۴۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۴ (روایت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

۲۵۔ سنن الدارمی، ۲: ۲۳۵، رقم حدیث: ۲۸۰۷

۲۶۔ تفسیر النسائی، ۱: ۶۴۸، سورہ الاسراء، قولہ تعالیٰ: ذریۃ من حملنا مع نوح، رقم حدیث: ۳۰۶

بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، وَ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأسَکَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَکَ، وَ سَلْ تُعْطَ، وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِی أُمَّتِی، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقَ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَکَ وَ سَلْ تُعْطَ، وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلَ: يَا رَبِّ، أُمَّتِی أُمَّتِی، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ. أَوْخَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأسَکَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَکَ، وَ سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِی، أُمَّتِی، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهِ أَدْنٰی أَدْنٰی أَدْنٰی مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقَ فَأَفْعَلُ۔

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ، وَ هُوَ مَتَوَارٍ فِیْ مَنْزِلِ أَبِی خَلِيْفَةَ، فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ، فَأَتَيْنَاهُ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، جِئْنَاکَ مِنْ عِنْدِ أَخِيْکَ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِیْ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيْهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ، فَانْتَهٰی إِلٰی هَذَا الْمَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيْهِ، فَقُلْنَا لَهُ: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰی هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِیْ. وَ هُوَ جَمِيْعٌ. مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَلَا أَدْرِیْ: أَنَسِیَ، أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، فَحَدَّثْنَا، فَضَحِکَ، وَ قَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِیْ كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ،

فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، إِرْفَعْ رَأْسَکَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ، وَ سَلْ تُعْطَه، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَقُوْلُ: وَ عِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ، وَ کِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ: لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی مانند بےقرار ہونگے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے، وہ فرمائیں گے، میں اس کام کے لئے نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں تم حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، پس وہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی خدمت میں جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کام کے لئے نہیں تم حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، پس وہ میرے پاس حاضر ہوجائیں گے، تو میں کہوں گا کہ ہاں! یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسے حمدیہ کلمات الہام کئے جائیں گے جن کے ساتھ میں اللہ کی حمد و ثنا کرونگا وہ اب مجھے مستحضر نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد سے اس کی تعریف و توصیف بیان کرونگا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ پس مجھے کہا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے

نکالو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر یہی کرونگا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کرونگا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر کہا جائے گا کہ اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائیگی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا اے میرے رب! میری امت، میری امت! پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسے ہی کرونگا پھر واپس آ کر انہی محامد کے ساتھ اس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدے میں چلا جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا اے رب میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں خود جاؤں گا اور جا کر ایسا ہی کروں گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح اللہ تعالٰی کی حمد وثناء بیان کرونگا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا اے رب! مجھے ان کی (شفاعت کی) اجازت بھی دیجیے، جنہوں نے لاالہ الا اللہ کہا ہے پس وہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی کبریائی وعظمت کی قسم! میں انہیں ضرور دوزخ سے نکال دوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

فصل نمبر۲

بیان بعثِ اللہ عزوجل النبی الکریم ﷺ المقام المحمود

حضور نبی اکرم ﷺ کا مقامِ محمود پر فائز ہونا

۲۔ عَنْ اٰدَمَ بن عَلِيّ قَالَ سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يقول ان النَّاسَ يَصِيرُوْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ جُثًى كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشفَعْ يَا فُلَانُ اشفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ۔

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ اور عرض کریں گے کہ اے نبی! ہماری شفاعت فرمایئے۔ اے نبی! ہماری شفاعت فرمایئے۔ حتی کہ طلب شفاعت کا سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہو جائے گا اور یہ وہ دن ہے جب اللہ

---

(۲) ۱۔ صحیح البخاری، ۲: ۶۸۶۔ کتاب التفسیر، باب سورہ بنی اسرائیل، رقم حدیث: ۴۴۴۱

۲۔ جامع الترمذی، ۲: ۱۴۲، ابواب التفسیر، من سورۃ بنی اسرائیل، رقم حدیث: ۳۱۳۷

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۴۴۱، ۴۴۴، ۴۷۸، ۵۲۸

۴۔ شعب الایمان للبیہقی، ۱: ۲۸۱، رقم حدیث: ۲۹۹

۵۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵: ۴۸۴

۶۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸: ۳۷۲

۷۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم حدیث: ۴۱۴

۸۔ کتاب الاحوال لابن ابی الدنیا، رقم حدیث: ۱۵۲

۹۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۲: ۲۹۰

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

❁ حافظ المنذریؒ نے الترغیب والترھیب، ۴: ۴۳۵ پر اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

❁ ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر ۱۵: ۹۷ پر اس کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَأُكْسٰى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلاَئِقِ، يَقُوْمُ ذَالِکَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس پر سب سے پہلے زمین شق ہوگی بس مجھے جنت کے لباس میں سے ایک حلہ پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد میں عرش کے دائیں جانب اعلیٰ مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا مخلوق میں سے کوئی دوسرا کھڑا نہیں ہوگا۔

❁ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ”وَاِنِّی لَأَقُوْمُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ مَا ذَاکَ الْمَقَامُ الْمُحْمُوْدُ؟ قَالَ: ذَاکَ إِذَا جِیْئَ بِکُمْ عُرَاةً، حُفَاةً، غُرْلًا، فَيَكُوْنُ اوّلُ مَنْ يُّكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام، يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: اَلْبِسُوْا خَلِيْلِىْ، فَيُؤْتٰى

---

(۳) ۱۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۰۲، ابواب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ، رقم حدیث: ۳۶۱۱
۳۔ نہایۃ بدایۃ النہلیۃ، ۱۰: ۲۶۳
۴۔ سنن الدارمی، ۲: ۲۳۳، کتاب الرقاق،

(۴) ۱۔ مسند احمد بن حنبل، ۱: ۳۹۸
باب فی شان الساعۃ ونزول الرب تعالی، رقم حدیث: ۲۸۰۲
۲۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۲: ۲۹۰

بِرِيطَتَينِ بَيضَاوَينِ فَيلبسُهُمَا ثُمَّ يَقعُدُ فَيستَقبِلُ العَرش، ثُمَّ أُوتٰى بِكِسُوَتِي، فَاَلبسُهُمَا، فَاَقُومُ عَن يَمِينِهٖ مَقَامًا لَّا يَقُومُهُ أَحَدٌ غَيرِي، يَغبِطُنِي بِهِ الاَوَّلُونَ وَلآخِرُونَ"

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں روز قیامت مقام محمود پر کھڑا ہوں گا پس انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مقام محمود سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس دن تمہیں ننگے اور غیر مختون اکٹھا کیا جائے گا پس اس دن سب سے پہلے جس کو پہناوا پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا۔ میرے خلیل کو پہناؤ۔ پس دو سفید ملائم کپڑوں کو لایا جائے گا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے۔ پھر آپ عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے پہناوا لا دیا جائے گا میں اسے پہنوں گا۔ میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقامِ رفیع پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا، مجھ پر اولین وآخرین رشک کریں گے"

۵۔ وقال حُذَيفَةُ: يَجمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ حَيثُ يَسمَعُهُم الدَّاعِي، و يَنفُذُهُم البَصَرُ، حُفَاةً كَمَا خُلِقُوا، سَكُوتًا لَّا تَكَلَّمَّ نَفسٌ اِلَّا بِاِذنِه، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ: لَبَّيكَ وَ سَعدَيكَ، وَالخَيرُ فِي يَدَيكَ،

---

(۵) ۱۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۱: ۲۹۲ ۶۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۷
۲۔ معجم الاوسط، ۲: ۳۶۰، رقم حدیث: ۱۰۶۲ ۷۔ الدر المنثور، ۴: ۱۹۷
۳۔ مسند ابوداؤد الطیالسی، رقم حدیث: ۴۱۴ ۸۔ تفسیر النسائی، ۱: ۶۶۰، سورہ الاسراء قولہ تعالیٰ: عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا، رقم حدیث: ۳۱۴
۴۔ المستدرک، ۲: ۲۶۳
۵۔ حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۷۸

وَلَکَ وَإِلَیُکَ، لاَ مَلُجَأَ وَلاَ مَنُجیٰ مِنُکَ إِلَّا إِلَیُکَ، تَبَارَکُتَ وَ تَعَالَیُتَ، سُبُحَانَ رَبَّ البَیُتِ، قَالَ : فَذٰلِکَ الُمَقَامُ الُمحمُوُدُ الَّذِیُ ذَکَرَ اللّٰہُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روز آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے۔ اور سب نظر آتے ہوں گے۔ لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اذن الٰہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا محمد! حضور فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بھلائی تیرے لئے اور تیری طرف ہے۔ تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذات بابرکات، بلند اور پاک ہے۔ اے بیت اللہ کے رب، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (جس جگہ کھڑے ہو کر آپ یہ حمد بیان کریں گے) وہی مقام محمود ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔

٦۔ عَنُ اَنسٍ قَالَ، حَدَّثَنَا نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنِی لَقَائِمٌ أَنُتَظِرُ اُمَّتِیُ تَعُبُرُ عَلَی الصِّرَاطِ إِذُ جَاءَ نِیُ عِیُسٰی، فَقَالَ: هٰذِہِ الُاَنُبِیَاءُ قَدُ جَاءَ تُکَ؟ یَا مُحَمَّدُ یَشُتَکُوُنَ. اَوُقَالَ. یَجُتَمِعُوُنَ إِلَیُکَ. وَ یَدُعُوُنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ أَنُ یفرِّق جَمُعَ الاُمَمِ إِلٰی حَیُثُ یَشَاءُ اللّٰہُ لَهُمُ لِغَمِّ مَا هُمُ فِیُہِ، وَالُخَلُقُ مُلُجَمُوُنَ بِالُعَرَقِ فَامَّا الُمُؤمِنُ فَهُوَ عَلَیُہِ کَالزَّکُمَۃِ، وَأَمَّا الُکَافِرُ فَیَتَغَشَّاہُ

---

(٦) ١۔ مسند احمد بن حنبل، ٣: ١٧٨

٢۔ نہایہ بدایۃ النہایۃ، ١٠: ٤٥٠

الْمَوْتُ، قَالَ: فَأَقُوْلُ يَا عِيسىٰ اُنتَظِرَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ قَالَ فَذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهُ حَتّٰى قَامَ تَحتَ الْعرشِ فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ نَبِيٌّ مُصْطَفَى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ عزّوَجلَّ اِلٰى جِبْرِيلَ إِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَّهُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ فَشَفَّعْتُ فِيْ اُمَّتِيْ أَنْ اُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِيْنَ اِنْسَاناً وَّاحِداً قَالَ فَمَازِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَلَا اَقُوْمُ بيْنَ يَدَيْهِ مَقَامًا اِلَّا شُفِعْتُ، حَتَّى أعطَانِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مِنْ خَلَقِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ شَهِدَاَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يومًا وَاحِداً مُخْلَصًا وَّ مَاتَ عَلٰى ذَالِکَ۔

❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پل صراط پر اپنی امت کا عبور کرتے ہوئے انتظار کروں گا کہ اس اثناء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے وہ کہیں گے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا تیرے پاس اکھٹے ہیں (راوی کو شک ہے) اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ تمام گروہوں کو وہ اپنی منشاء کے مطابق الگ کردے تا کہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے ہوں گے مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام میں (ہلکا پھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اسے موت نے آلیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس میں کہوں گا اے عیسیٰ ذرا ٹھریئے جبتک کہ میں تیرے پاس لوٹوں۔ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے پس آپ کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ نبی کو حاصل ہو نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر کہو سر انور اٹھایئے۔ مانگ تجھے عطا کردیا جائے گا۔ شفاعت کر تیری

شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہونگا، شفاعت کروں گا۔ حتی کہ اللہ تعالی مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا فرمائے گا اور فرمائے گا اے محمد اللہ کی مخلوق، اپنی امت میں سے اس شخص کو بھی جنت میں داخل کردے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اسی پر اس کی موت آئی ہو۔

۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مقام محمود'' شفاعت ہے۔

۸۔ عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یُبْعَثُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَأَکُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِیْ عَلٰی تَلٍّ فَیَکْسُوْنِیْ رَبِّیْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، فَاَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ اَقُوْلَ فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔

---

(۷) ۱۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۴۴۴، ۴۷۸

۲۔ شعب الایمان للبیهقی، ۱: ۲۸۱، رقم حدیث: ۲۹۹

۳۔ الدر المنثور، ۴: ۱۹۷

۴۔ حلیۃ الاولیاء، ۸: ۳۷۲

(۸) ۱۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۱۹، رقم حدیث: ۱۴۲

۲۔ صحیح ابن حبان، ۱۴: ۳۹۹، رقم حدیث: ۶۴۷۹

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۴۵۶

۴۔ المستدرک، ۴: ۵۷۰

۵۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۲: ۲۹۰

۶۔ نہایۃ بدایۃ النہایۃ، ۱۰: ۲۶۱

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور میری امتی روز قیامت ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباسِ فاخرہ پہنائے گا اس مقام میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد وثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳

بيان إرضاء الله عزوجل نبيه صلی اللہ علیہ وسلم بالشفاعة

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی کو اذن شفاعت دیکر راضی کرنا

٩۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تلاَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ إِبْرَاهِیْمَ عَلَيْهِ السَّلامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهُ مِنِّی الایة وَ قَالَ عِیْسٰی علیہ السلام: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمِ﴾ فَرَفَعَ یَدَیْهِ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَ بَکٰی فَقَالَ اللّٰهُ یَا جِبْرِیْلُ إذهَبْ إلٰی مُحَمَّدٍ وَ رَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا یُبْکِیْکَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام فَسَئَالَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَا قَالَ وَ هُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ إِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَ لَا نَسُوْکَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے حضرت ابرہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) ”اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے“ اور وہ آیت

(٩)١۔صحیح مسلم،١:١٣٠،کتاب الایمان،باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ،رقم حدیث:٢٠٢

٢۔نہایۃ بدایۃ النہایۃ،١٠:٤٥٥

٣۔شعب الایمان،١:٢٨٣،رقم حدیث:٣٠٢

پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے (ترجمہ) ''اے اللہ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر عرض کی، اے اللہ میری امت! میری امت! اور آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے) کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا اے جبریل! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْهَا وَ یَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا أَجْلِسُ عَلَیْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَیْهِ قَائِمًا بَیْنَ یَدَیَّ رَبِّیْ مَخَافَةً اَنْ یَبْعَثَ بِیْ إِلَی الْجَنَّةِ وَ یَبْقٰی اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا مُحَمَّدُ مَا تُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِکَ فَأَقُوْلُ یَا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ حِسَابُهُمْ فَیُدْعٰی بِهِمْ فَیُحَاسَبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِیْ فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتّٰی اُعْطٰی صَکًا کَا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَی النَّارِ وَ أَتٰی مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَکْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّکَ فِیْ اُمَّتِکَ مِنْ بَقِیَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (قیامت

---

(۱۰) المستدرک للحاکم، ۱: ۶۵، ۲۲

کے دن) تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت، میرے بعد کہیں بے یار و مددگار رہ جائے۔ اس لئے عرض کرونگا اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالی فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں عرض کرونگا اے میرے رب ان کا حساب جلدی فرما دے۔ بس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا، کچھ ان میں سے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونگے اور کچھ میری شفاعت سے، **میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ایسے لوگوں کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کرلوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا تھا یہاں تک کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا اے محمد ﷺ آپ نے اپنی امت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا کہ جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔**

۱۱۔ **عَنْ عَلِیّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِی حَتّٰی یُنَادِیْنِی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ: أَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ رَضِیْتُ۔**

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا۔ حتی کہ میرا رب مجھے ندا دے گا اور پوچھے گا ’’اے محمد! کیا آپ راضی ہو گئے چنانچہ میں عرض کروں گا۔ ہاں! میں راضی ہو گیا‘‘۔

---

(۱۱) ۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳:۴۴، رقم حدیث: ۲۰۸۴

۲۔ نہایہ بدایۃ النہایہ، ۱۰: ۴۵۷

۳۔ حلیۃ الاولیاء، ۳: ۱۷۹

فصل نمبر ۴

بیان کون النبی ﷺ اوّل شافع و مشفع

حضور ﷺ کا سب سے پہلے شفیع اور مقبول الشفاعت ہونا

۱۲۔ عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِیْ الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ مَا صُدِّقْتُ وَ اِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا یُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے پہلے میں جنت کی شفاعت کروں گا۔ انبیائے کرام میں سے، کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی ہے۔ انبیاء میں بعض نبی تو ایسے ہیں کہ ان کی امت میں ایک شخص کے علاوہ اور کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی۔

۱۳۔ عن ابن عبّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

---

(۱۲) ۱۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۱۲، کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ، رقم حدیث: ۱۹۶
۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۲۹، رقم حدیث: ۴۳۰۸
۳۔ سنن الدارمی، ۱: ۳۱
۲۔ شعب الایمان، ۱: ۲۸۴، رقم حدیث: ۳۰۷
۴۔ صحیح ابن حبان، ۱۴، رقم حدیث: ۶۴۷۸
۵۔ نہایۃ البدایۃ، ۱۰: ۴۳۹
۶۔ تفسیر ابن کثیر، ۱: ۵۶۰

(۱۳) ۱۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۰۲، ابواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، رقم حدیث: ۳۶۱۶

يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَامِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَباً اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ و جَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَب مِنْ كَلَامِ مُوْسٰی كَلَّمَهُ تَكْلِيْماً وَ قَالَ اٰخَرَ فَعِيْسٰی كَلِمَةُ اللّٰهِ وَ رُوْحُهُ و قَالَ اٰخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ و قَالَ قَد سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ و عَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ و هُوَ كَذٰلِكَ وَ مُوْسٰی نَجِيُّ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ وَ عِيْسٰی رُوْح اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ هُوَ كَذٰلِكَ وَ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَ هُوَ كَذٰلِكَ اَلَاوَ اَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخرَ و أَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ وَأَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخَرَ وَ أَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِیْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَ مَعِی فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخَرَ وَ أَنَا اَكْرَمُ الاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام (کلیم اللہ) ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بے

شک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ کا حبیب ہوں اور (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری لئے اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل کر دے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مؤمن ہونگے اور کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں۔ لیکن کوئی فخر نہیں کرتا۔

۱۴۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم أنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

✿ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

(۱۴) ا۔ صحیح مسلم، ۲: ۲۴۵، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمع الخلائق، رقم حدیث: ۲۲۷۸

۲۔ سنن ابی داؤد، ۲: ۲۹۴، کتاب السنہ، باب فی التخییر بین الانبیاء، رقم حدیث: ۴۶۷۳

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۵۴۰

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۲

فصل نمبر ۵

بیان دعاء النبی ﷺ للشفاعة

﴿حضور ﷺ کی دعائے شفاعت کا بیان﴾

۱۵۔ عن أبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِیءَ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِأُمَّتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تا کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

❁ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

(۱۵) ۱۔ صحیح البخاری، ۲: ۹۳۲، کتاب الدعوت، رقم حدیث: ۵۹۴۵۔
۲۔ صحیح البخاری، ۲: ۱۱۱۳، کتاب التوحید، باب فی المشیة والارادة، رقم حدیث: ۷۰۳۶۔
۳۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۱۳، کتاب الایمان، باب اختباء النبی ﷺ دعوة الشفاعة لامته۔ رقم حدیث: ۱۹۸۔
۴۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۰۰، کتاب الدعوات، باب فضل لاحول ولاقوة، رقم حدیث: ۳۶۰۲۔
۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۲۹، کتاب الزهد باب ذکر الشفاعة، رقم حدیث: ۴۳۰۷۔
۶۔ الموطاء، کتاب القرآن، باب ماجاء فی الدعا، ۱۹۶ (روایت ابوهریرہ ؓ)
۷۔ مسند احمد بن حنبل، ۱: ۲۸۱، ۲۹۵
۸۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۲۷۵، ۳۱۳، ۳۸۱، ۳۹، ۴۰۹، ۴۲۶، ۴۳۰، ۴۸۶، ۴۸۷۔
۹۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۱۳۴، ۲۰۸، ۲۱۸، ۲۵۸، ۲۷۶، ۲۸۶، ۲۹۲، ۳۸۴، ۳۹۶۔

- حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب نہایۃ بدایۃ والنہایۃ ۱۰:۴۶۴ پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔
- حافظ الہیثمی نے مجمع ۱۰/ ۳۷۱ پر طبرانی اور بزار کے حوالے سے اس روایت کے تمام رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

==

۱۰۔ مصنف عبدالرزاق، ۱۱:۴۱۳۔
۱۱۔ سنن الکبریٰ، ۸:۱۷۔
۱۲۔ شعب الایمان ۲، رقم حدیث: ۱۴۴۴۔
۱۳۔ مسند ابویعلی ۴: رقم حدیث: ۲۲۳۷۔
۱۴۔ مسند ابی عوانہ، ۹۰، ۹۱۔
۱۵۔ صحیح ابن حبان ۱۴، رقم حدیث: ۶۴۶۰، ۶۴۶۱۔
۱۶۔ المعجم الاوسط ۲: رقم حدیث: ۱۷۴۸۔
۱۷۔ سنن دارمی ۲: ۲۳۳۵۔
۱۸۔ شرح السنہ، ۵، رقم حدیث: ۱۲۳۵۔
۱۹۔ الشریعہ، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳۔
۲۰۔ نہایۃ بدایۃ النہایہ، ۱۰: ۴۶۳، ۴۶۴۔
۲۱۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۱۔

۱۶۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَقِيْلِ الثَّقَفِيْ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَعَقَلْنَا طَرِيْقاً مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى أَنَخْنَا بِالْبَابِ، وَ مَا فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَبْغَضَ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ يُوْلَجُ عَلَيْهِ مِنْهُ، فَدَخَلْنَا وَسَلَّمْنَا وَبَايَعْنَا فَمَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰى مَا فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا سَأَلْتَ رَبَّكَ مُلْكاً كَمُلْكِ سُلَيْمَانَ، فَضَحِكَ وَ قَالَ: فَلَعَلَّ لِصَاحِبِكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً اِلَّا

أعطَاهُ اللّٰهُ دَعوَةً فَمِنهُمُ مَّنُ اتخَّذَبِهَا دُنيَا فَأُعطِيُهَا وَ مِنهُمُ مَنّ دَعَابِهَا عَلیٰ قَومِهٖ فَأُهلِكُوا بِهَا، وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ أَعطَانِیُ دعُوَةً فَأختَبَأتُهَا عِندَ رَبِّیِ شَفَاعَةً لِأُمَّتِیِ يَومَ الْقِيَامَةِ۔

❁ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی عقیل الثقفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں وفد ثقیف کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ہم نے دروازے پر اونٹ بٹھا دیئے۔ جس ہستی کے پاس ہم گئے تھے اس سے بڑھ کر کوئی شخص ہمیں ناپسندیدہ نہ تھا۔ بس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر سلام کیا اور بیعت کی اور ہم ان کی بارگاہ عالیہ سے اس حال میں واپس لوٹے کہ اب لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص ہمیں محبوب نہ تھا۔ پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی کی طرح بادشاہی کی دعا کیوں نہیں کی؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے، اور فرمایا شاید تمہارے صاحب کے لئے اللہ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی حکومت سے بڑھ کر (عطا و مقام) ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کو ایک (مقبول) دعا عطا نہ کی ہو، پس ان میں سے کسی نے اس کے بدلے دنیا حاصل کر لی، جو اسے مل گئی، اور ان میں سے کسی نے اپنی (نافرمان) قوم کی ہلاکت کے لئے بددعا کی تو وہ ہلاک ہوگئی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا عطا فرمائی ہے اور میں نے اسے بروز قیامت اپنے رب

---

(۱۶) ۱۔ المستدرک، ۱: ۶۷، ۶۸

۲۔ البدایۃ النہایۃ، ۲: ۲۰۷

۳۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۱

۴۔ المطالب العالیہ، ۴: ۳۸۷

۵۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵: ۳۵۷

کے پاس اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا کر رکھا ہے۔

فصل نمبر ۶

بیان اختیار النبی ﷺ الشفاعة من أحد الامرین

﴿حضور ﷺ کا دو امور میں سے شفاعت کو اختیار کرنا﴾

۱۷۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الاَشْجَعِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِیْ

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

أَتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُدْخِلَ نِصفَ أُمَّتِی الجَنَّةَ وَ بَیْنَ الشَّفَاعَة فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَ هِیَ لِمَنْ مَاتَ لَایُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس اللہ کا پیغام آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دے یا میں شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا اور یہ شفاعت ہر اس مسلمان کے لئے ہے جو شرک پر نہیں مرے گا۔

- امام حاکمؒ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔
- اسی طرح حافظ الہیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد میں ۱۰: ۳۷۰ پر درج کیا ہے کہ طبرانی نے اس روایت کو متعدد اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں بعض کے تمام رجال ثقہ ہیں۔
- حافظ المنذری نے الترغیب والترھیب ۴: ۴۳۲ پر بیہقیؒ کے حوالے سے اس

---

(۱۷) ۱۔ جامع الترمذی، ۴: ۶۲۷، ابواب صفۃ القیامہ، باب ماجاء فی الشفاعۃ، رقم حدیث: ۲۴۴۱

۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۰، رقم حدیث: ۴۳۱۷

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۵: ۲۳۲

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۶: ۲۳، ۲۴، ۲۸

۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۴: ۴۰۴، ۴۱۵

۶۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم حدیث: ۹۹۸

۷۔ مصنف عبدالرزاق، ۱۱، رقم حدیث: ۲۰۶۵

۸۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۱۸، رقم حدیث: ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸

۹۔ صحیح ابن حبان، رقم حدیث: ۲۱۱

۱۰۔ صحیح ابن حبان، ۱۴، رقم حدیث: ۶۴۶۳، ۶۴۷۰

۱۱۔ صحیح ابن حبان، ۱۶، رقم حدیث: ۷۲۰۷

۱۲۔ الشریعہ للآجری: ۳۴۲

۱۳۔ المستدرک للحاکم: ۱۵، ۶۶، ۶۷

روایت کوصحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

۱۸۔ عن ام حبیبة عن النبی ﷺ انه قال أریتُ ما تلقی اُمَّتِیُ مِنُ بَعُدِی و سَفُکِ بَعُضِهِمُ دِمَاءَ بَعضٍ وَ سَبَقَ ذٰلِکَ مِنَ اللّٰهِ کَمَا سَبَقَ فِیُ الُاُمَمِ قَبُلَهُمُ فَسَأَلُتُهُ أَن یُولِّیَنِی یُومَ الُقِیَامَةِ شَفَاعَةَ فِیُهِمُ فَفَعَلَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ احوال دکھائے گئے جو میرے بعد میری امت کو پیش ہوں گے بالخصوص ان کا ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اس امر کا حتمی و قطعی فیصلہ علم الٰہی میں ہو چکا تھا جیسا کہ پہلے امتوں کے متعلق عذاب کے حتمی فیصلے علم الٰہی میں ہو چکے تھے۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کی کہ وہ مجھے میری امت کے حق میں قیامت کے دن حق شفاعت عطا فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (میری التجاء قبول فرمالی)۔

❁ اس روایت کو امام حاکم نے نقل کیا ہے انہوں نے اس حدیث پاک کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۔ خُیِّرُتُ بَیُنَ الشَّفَاعَةِ وَ بَیُنَ اَنُ یَدُخُلَ نِصُفُ اُمَّتِیُ الُجَنَّةَ فَاخُتَرُتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا أعَمُّ وَ اَکُفَی اَتَرَوُنَهَا لِلُمُتَّقِیُنَ؟ لَا وَلٰکِنَّهَا لِلُمُذُنِبِیُنَ الُخَطَّائِیُنَ الُمُتَلَوِّثِیُنَ۔

---

(۱۸) ۱۔ المستدرک، ۱:۶۸

۲۔ فردوس الاخبار (للدیلمی)، ۱:۴۸۵، حدیث رقم: ۱۶۱۹ (روایت ام سلمہ)

۳۔ نہایہ بدایۃ النہایہ، ۱۰:۴۶۵

۴۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۲:۲۹۱

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفاعت کا حق اختیار کروں یا میری آدھی امت کو بغیر شفاعت جنت میں داخل کردیا جائے پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا کیونکہ وہ عام تر ہے۔ تمہارے خیال میں وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں، بلکہ گناہ گاروں، خطا کاروں اور گناہوں سے آلودہ لوگوں کے لیے ہے۔

❁ یہ حدیث پاک صحیح ہے۔ اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اس کی اسناد کو حافظ المنذری نے الترغیب والترہیب (۴: ۴۴۸) میں جید قرار دیا ہے۔

فصل نمبر ۷

بیان کون الشفاعة خاصة من خصائص النبی ﷺ

---

(۱۹) ۱۔ سنن ابن ماجہ، ۳۲۹، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، رقم حدیث: ۴۳۱۱۔

۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۷۵۔

www.MinhajBooks.com

﴿شفاعت ...... خاصۂ مصطفیٰ ﷺ﴾

۲۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِیتُ خَمْسًا لَمْ

يُعۡطَهُنَّ اَحَدٌ قَبۡلِیۡ. نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ مَسِیۡرَةَ شَهۡرٍ وَ جُعِلَتۡ لِیَ الۡاَرۡضُ مَسۡجِداً وَّ طَهُوۡرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنۡ اُمَّتِیۡ اَدۡرَکَتۡهُ الصَّلٰوةُ فَلۡیُصَلِّ وَ اُحِلَّتۡ لِیَ الۡمَغَانِمُ وَ لَمۡ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبۡلِیۡ وَ اُعۡطِیۡتُ الشَّفَاعَةَ وَ کَانَ النَّبِیُّ یُبۡعَثُ اِلٰی قَوۡمِهٖ خَآصَّةً وَ بُعِثۡتُ اِلَی النَّاسِ عَآمَّةً۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسی پانچ چیزیں عطاء کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی۔ میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمم) بنا دی گئی۔ لہٰذا میری امت میں سے جو شخص بھی (جہاں) نماز کا وقت پائے تو وہ وہیں پڑھ لے۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی' پہلے نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث

(۲۰) ۱۔ صحیح البخاری' ۱:۴۸، کتاب التیمم، حدیث رقم: ۳۲۸
۲۔ صحیح البخاری، ۱:۶۲، کتاب الصلوۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجداً و طہوراً، رقم حدیث: ۴۲۷
۳۔ صحیح مسلم' ۱:۱۹۹، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ: رقم حدیث: ۵۲۱
۴۔ سنن النسائی، ۱:۳۔۲۷،۴، کتاب الغسل والتیمم، باب التیمم بالصعید، رقم حدیث: ۴۳۲
۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۱:۲۵۰ (روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)
۶۔ مسند احمد بن حنبل، ۱:۳۰۱ (روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)
۷۔ مسند احمد بن حنبل، ۳:۳۰۴ (روایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)
۸۔ مسند احمد بن حنبل، ۴:۴۱۶ (روایت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)
۹۔ مسند احمد بن حنبل، ۵:۱۴۵، ۱۴۸، ۱۶۱، ۱۶۲ (راویت ابوذر رضی اللہ عنہ)

==

ہوتے تھے اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

- یہ حدیث صحیح ہے۔
- امام بیہقی کے نزدیک امام احمدؒ کی روایت کے رجال ثقہ ہیں۔
- حافظ منذریؒ نے بھی الترغیب والترھیب ۴:۴۳۳ پر اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔
- حافظ الہیثمی نے مجمع ۸/ ۲۶۹ پر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اس کی سند کو حسن قرار دیا۔
- مسند حمیدی میں ۴۲۱ پر حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے رجال صحیح سے یہ روایت مروی ہے۔
- حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر (۲: ۲۵۵ پر) میں اس کی اسناد کو جید قوی قرار دیا

==

۱۰۔ سنن الدارمی، ۲:۱۴۲، کتاب السیر، باب ان الغنیمۃ لاتحل لاحد قبلنا، رقم حدیث: ۲۴۷۰

۱۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، ۱:۲۱۲

۱۲۔ سنن الکبریٰ، ۲:۳۲۹

۱۳۔ سنن الکبریٰ، ۲:۴۳۳

۱۴۔ سنن الکبریٰ، ۶:۲۹۱

۱۵۔ سنن الکبریٰ، ۹:۴

۱۶۔ شعب الایمان، ۱:۲۸۳، رقم حدیث: ۳۰۴، ۳۰۵

۱۷۔ شعب الایمان، ۲: رقم حدیث: ۱۴۷۹

۱۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵:۴۷۲۔۴۷۳

۱۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱، رقم الحدیث: ۱۱۰۴۷، ۱۱۰۸۵

۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲: رقم حدیث: ۱۳۵۸۲

۲۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۸: رقم حدیث: ۷۴۳۵، ۷۴۶۷

۲۲۔ صحیح ابن حبان، ۱۴: رقم حدیث: ۶۳۹۸، ۶۳۹۹

۲۳۔ شرح السنہ، ۱۳: رقم حدیث: ۳۶۱۶

۲۴۔ البدایۃ والنہایہ، ۴: ۵۷۷، ۵۷۸، ۶۷۲

۲۵۔ البدایۃ والنہایہ، ۱۰: ۲۶۰، ۴۳۸

۲۶۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸: ۳۱۶

ہے۔

فصل نمبر ۸

بیان کون النبی ﷺ صاحب شفاعة انبیاء الکرام

﴿حضور ﷺ کا انبیاء علیہم السلام کو حق شفاعت دلانا﴾

۲۱۔ عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَة کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَ خَطِیْبَهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ

فَخْرٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت [redacted] ساتھ گفتگو کرنے والا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق دلانے والا ہوں گا اور یہ بات بطور فخر کے نہیں کہہ رہا۔

- امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
- امام حاکمؒ نے اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

۲۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رُسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا اَوَّلُهُمْ خُرُوْجاً و أنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا انْصَتُوْا وَ اَنَا مُشَفِّعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَ أَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا أَيِسُوْا وَ الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَانَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلَى رَبِّیْ يَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بِيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْلُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز

---

(۲۱) ۱۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۰۱، ابواب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم حدیث: ۳۶۱۳
۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۰، ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ، رقم حدیث: ۴۳۱۴
۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۵: ۱۳۷،
۴۔ المستدرک، کتاب الایمان، ۱: ۷۱

سب سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے باہر نکلوں گا۔اور جب سب لوگ بارگاہ ایزدی میں حاضر ہونگے تو میں ان کا پیشوا ہونگا اور جب سب لوگ خاموش ہونگے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔اور جب گرفتار ہوں گے تو میں ہی ان کی شفاعت کرونگا اور جب سب لوگ مایوس ہونگے تو میں ہی ان کو نجات کی خوش خبری دونگا۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہونگی۔میری عزت اللہ کے نزدیک سب اولاد آدم سے زیادہ ہے اس روز ہزار خادم میرے اردگرد ہونگے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (گرد وغبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

فصل نمبر۹

---

(۲۲) سنن الدارمی۱: رقم حدیث:۴۹

www.MinhajBooks.com

بیان رغبة سیدنا ابراھیم علیہ السلام فی شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضور ﷺ کی شفاعت میں رغبت رکھنا

۲۳۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّی فَقَرَأَ قِرَاءَ ۃً أنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأ قِرَأۃً سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأ قِرَاءَ ۃً أنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَ دَخَلَ اٰخَرَ فَقَرَأ سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ فَأمَرَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَرَءَ آ فَحَسَّنَ النَّبِیُّ ﷺ شَأنَھُمَا فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْکُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَأیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَ کَأنَّمَا أنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ أنْ اَقْرَاءَ الْقُرْآنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ أنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ أنِ اقْرَاء عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ انْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَۃَ اِقْرَأہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْئَلَۃٌ تَسَالُنِیْھَا فَقُلْتُ اللّٰھُمَّ اَغْفِرْلِاُمَّتِیْ اللّٰھُمَّ اَغْفِرْلِاُمَّتِیْ وَ اَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ علیہ السلام۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا ایک شخص آ کر نماز پڑھنے لگا اور نماز میں قرآن مجید کی ایسی قرأت کی جو میرے لئے نامانوس تھی پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک اور طرح سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ہم لوگ نماز سے

---

(۲۳) صحیح مسلم، ۱: ۲۷۳، کتاب فضائل القرآن، باب ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، رقم حدیث: ۸۲۰

فارغ ہوگئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اس شخص نے اس طرح قرآن مجید پڑھا جو میرے لئے غیر مانوس تھا اور دوسرا شخص آیا تو اس نے اس کے علاوہ ایک اور قرأت کی (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ اہوں نے پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو صحیح قرار دیا جس سے میرے دل میں ایسی تکذیب پیدا ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں نہیں تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے اس حال کو دیکھا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور خوف الٰہی کی مجھ پر ایسی کیفیت پیدا ہوگئی گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابی پہلے مجھے یہ حکم دیا گیا تھا کہ میں قرآن مجید ایک حرف (لغت) میں پڑھوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما۔ پھر مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا پھر میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر مجھے تیسری بار سات حروف (لغات) پر پڑھنے کا حکم ہوا اور فرمایا تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لئے دعا کی ہے اتنی بار کے عوض تم ہم سے ایک دعا مانگ لو! میں نے عرض کیا اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما! اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری بار کی دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ کر لی جس دن ساری مخلوق حتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف متوجہ ہوں گے۔ بقول فاضل بریلوی رحمۃ اللہ

ما و شما تو کیا ہیں خلیل و مسیح کو
کل دیکھنا کہ ان سے توقع نظر کی ہے

۲۴۔ عَنْ أُبَیِّ بِنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہ!

لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَيَرْغَبَ فِيْ شَفَاعَتِيْ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے گمان ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ضرور میری شفاعت میں رغبت رکھیں گے۔

---

(۲۴) ا۔ نہایۃ البدایہ، ۱۰: ۲۶۱

۲۔ کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۱۱۲

فصل نمبر ۱۰

بیان کثرۃ أمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کونہ شافعاً لھا

﴿ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی کثرت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے کا بیان ﴾

۲۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا اَوَّلُ النَّاسِ یَشْفَعُ فِیْ الْجَنَّةِ وَ أَنَا اکثر الانبیاء تبعاً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کرونگا اور میں تمام نبیوں سے زیادہ پیروکاروں والا ہوں گا۔

(۲۵) صحیح مسلم، ۱:۱۱۲، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ، انا اوّل الناس یشفع فی الجنۃ، (رقم حدیث:۱۹۶)

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۱۱

بیان کون النبی ﷺ شافعاً فی ثلاث أماکن

﴿حضور ﷺ کا روز قیامت تین مقامات پر شفاعت فرمانا﴾

۲۶۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیُّ ﷺ أنْ یَشْفَعَ لِی یَوْمَ القِیٰمَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ فأَیْنَ أَطْلُبُکَ؟ قَالَ اطْلُبْنِی أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِی عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ؟ قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَالْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ أَلْقَکَ عِنْدَالْمِیْزَانِ؟ قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّی لَا أُخْطِیُٔ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں آپ نے فرمایا میں ایسا کرنے والا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا پہلے مجھے (پل) صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا میزان کے پاس ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں؟ فرمایا تم حوض کوثر پر مجھ کو تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں جگہوں میں سے ہی میں کسی ایک جگہ ہوں گا۔

---

(۲۶) ۱۔ جامع الترمذی، ۲:۶۶، ابواب صفة القیامة،
باب ما جاء شان الصراط، رقم حدیث: ۲۴۳۳
۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۳:۱۷۸

فصل نمبر ۱۲

بیان تعمیم شفاعة النبی ﷺ

حضور ﷺ کی شفاعت کی عمومیت کا بیان

۲۷۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ''أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَ نِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَ نِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِيَ الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ''

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جانتے ہو رات میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے یہ اختیار دیا ہے کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف امت کو (بلا حساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے یا یہ کہ میں شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو پسند کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ ہم بھی ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا وہ ہر مسلمان کے لئے ہے۔

(۲۷) ۱۔ سنن ابن ماجہ، ۳۳۰، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، رقم حدیث: ۴۳۱۷

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸: رقم حدیث: ۱۲۶،۱۰۶

۳۔ المستدرک للحاکم، ۱: ۶۶

۲۸ ۔ عن ام ھانی قالت قال رسول اللہ ﷺ مَا بَالُ اَقْوَامٌ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ شَفَاعَتِیُ لَاتَنَال اَھْلِ بَیْتِیُ وَ اَنْ شَفَاعَتِیُ تَنَالُ جَاءَ وُ حَکَمُ۔

حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس قوم کا کیا انجام ہوگا جو یہ گمان کرتی ہے کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو فائدہ نہیں دے گی حالانکہ میرے شفاعت تو قبیلہ جاء و حکم تک پہنچے گی۔

---

(۲۸) ۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴، رقم حدیث: ۱۰۶۰

۲۔ النہایۃ لابن اثیر، ۱: ۴۲۱

۳۔ مجمع الزوائد، ۹: ۴۵۷

۴۔ کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۱۰۸

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۱۳

بیان کون النبی ﷺ اوّل شافع لأھل بیتہٖ

﴿حضور ﷺ کا سب سے پہلے اہلِ بیت کی شفاعت فرمانا﴾

۲۹۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عمرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهُ مِنْ اُمَّتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ۔ ثُمَّ الأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَیْشٍ ثُمَّ الْاَنْصَارُ ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَنِیْ مِنَ الْیَمَنِ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَ اوّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ اُوْلُوْ الْفَضْلُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی امت میں سے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا۔ پھر مرتبہ بمرتبہ قریب تر قریشی کی۔ پھر انصار کی اور پھر اس کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی پھر باقی عرب اور تمام عجم کے مؤمنین اور جس کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہونگے۔

---

(۲۹) ۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲: رقم حدیث، ۱۳۵۵۰

۲۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۸۱

فصل نمبر ۱۴

بیان شفاعة النبی ﷺ لمحبیّ أهل البیت

حضور ﷺ کی محبانِ اہلِ بیت کیلئے شفاعت

۳۰۔ عَنْ عَلِیّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ: شَفَاعَتِیْ لِأُمَّتِیْ مَنْ أَحَبَّ اَهْلَ بَیْتِیْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میرے اس امتی کے لئے ہوگی جو میری اہل بیت سے محبت کرتا ہوگا۔

---

(۳۰) کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۵۷

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۱۵

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن یصلی علیه فی وقت ما

﴿کسی بھی وقت حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے والے کے لیے آپ ﷺ کی شفاعت﴾

۳۱۔ عن رویفع بن ثابت الانصاری أن رسول الله ﷺ قال: مَنْ صَلّٰی علی محمد و قال اللّٰھُمَّ انزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھے اور یہ کہے۔ اے اللہ! ان کو قیامت کے روز اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرما۔ تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

- حافظ الہیثمیؒ نے مجمع الزوائد، ۱۰:۱۶۳ پر بزار، معجم الاوسط اور معجم الکبیر کے حوالے سے اس روایت کے بعض اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔
- حافظ منذری نے بھی الترغیب والترھیب، ۲:۵۰۵ پر اس روایت کے بعض اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

---

(۳۱) ۱۔ مسند احمد بن حنبل، ۴:۱۰۸
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵، ح:۴۴۸۰
۳۔ القول البدیع للسخاوی:۴۲
۴۔ جلاء الافہام الابن قیم:۶۰

فصل نمبر۱۶

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن یصلی علیه بعد الاذان

﴿اذان کے بعد دعا کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت ہونا﴾

۳۲۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

---

(۳۲)

۱۔ صحیح البخاری، ۱: ۸۶، کتاب الاذن، باب الدعاء عندالاذان، رقم حدیث:۵۸۹

۲۔ صحیح البخاری،۲:۶۸۶، کتاب التفسیر، باب عسی ان یبعثک، رقم حدیث:۴۴۴۲

۳۔ صحیح مسلم،۱:۱۶۶، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، رقم حدیث:۲۱۱

۴۔ جامع الترمذی،۱:۲۹، ابواب الصلوۃ باب ما یقول اذااذن المؤذن، رقم حدیث:۵۲۹

۵۔ سنن ابی داؤد،۱:۸۵، کتاب الصلوۃ، ما جاء فی الدعاء عندالاذان، رقم حدیث:۵۲۹

۶۔ سنن نسائی،۱:۱۱۰، کتاب الاذان، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعدالاذان، رقم حدیث:۶۷۸

۷۔ سنن ابن ماجہ،۵۳، کتاب الاذن، باب ما یقال اذا اذن المؤذن، رقم حدیث:۷۲۲

۸۔ مسند احمد بن حنبل،۳:۳۵۴، ۳۳۷

۹۔ سنن الکبری للبیہقی ،۱:۴۱۰

۱۰۔ شرح معانی الآثار،۱:۹۹

۱۱۔ صحیح ابن حبان،۴، رقم حدیث:۱۶۸۹

۱۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی،۵:۳۳۱، رقم حدیث:۴۶۵۱

۱۳۔ شرح السنہ،۲:۲۸۴، رقم حدیث:۴۲۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یوں دعا مانگے اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ ایسے کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو گی۔

- اس حدیث کی سند شرط بخاری کے مطابق صحیح ہے۔
- امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۱۷

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن یزور قبره ﷺ

﴿ قبرانور کی زیارت کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت ﴾

۳۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۳۴۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَاجَاءَ نِیْ زَائِراً لَایَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًا عَلَیَّ أن اَکُوْنَ لَهُ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابن عمرص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بھی زیارت کرنے والا میرے پاس صرف میری ہی زیارت کے لئے آتا ہے اسے کوئی اور حاجت نہیں ہوتی تو مجھ پر یہ فرض ہے کہ میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کروں۔

---

(۳۳) ۱۔ سنن دار قطنی، ۲:۲۷۸
۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۵:۲۴۵
۳۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳:۴۹۰، رقم حدیث:۴۱۵۹

(۳۴) ۱۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۱۲: رقم حدیث:۱۳۱۴۹

فصل نمبر ۱۸

بیان شفاعة النبی ﷺ لأهل المدینة

﴿حضور ﷺ کا اہل مدینہ کی شفاعت فرمانا﴾

۳۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهُ مِنْ اُمَتِیْ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ وَ اَهْلَ مکة و أهل الطائف۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا‘ پھر اہل مکہ اور پھر اہل طائف کی۔

---

(۳۵) کنز العمال‘ ۱۴‘ رقم حدیث: ۳۹۰۶۳

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۱۹

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن صبر علی شدائد المدینة المنورہ

﴿حضور ﷺ کا مدینہ طیبہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرنے والے کی شفاعت فرمانا﴾

۳۶۔ عَنْ ابن عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلَی لَأْوَائِهَا وَ شِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شفيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

---

(۳۶) ۱۔ صحیح مسلم، ۱: ۴۴۴، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینہ، رقم حدیث: ۱۳۷۷

۲۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۳۱، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل المدینہ، رقم حدیث: ۳۹۱۸

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۳۳، ۱۵۵، ۲۸۸، ۳۳۸، ۳۴۳، ۳۹۷، ۴۳۹، ۴۴۷

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۱: ۱۸۱

۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۲۹، ۵۸، ۶۹

۶۔ مسند احمد بن حنبل، ۶: ۳۷۰

۷۔ مسند الحمیدی، ۲: ۴۹۲، رقم حدیث: ۱۱۶۷

۸۔ شعب الایمان، ۷: ۱۲۴، رقم حدیث: ۹۷۲۱

۹۔ المعجم الکبیر، ۱۲، رقم حدیث: ۱۳۳۰۷

۱۰۔ المعجم الکبیر، ۲۴، رقم حدیث: ۳۷۳

فصل نمبر ۲۰

بیان کون النبی ﷺ شافعاً لمن یموت بالمدینة

﴿حضور ﷺ کا مدینہ منورہ میں وفات پانے والے کے لئے شفیع ہونا﴾

۳۷۔ عن ابن عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُ ﷺ: مَنْ اسْتَطَاعَ اَنْ یَمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّی اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آ سکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔

✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

(۳۷) ۱۔ جامع الترمذی، ۲: ۲۳۱، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل المدینہ، رقم حدیث: ۳۹۱۷

۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۳۲، کتاب المناسک، باب فضل المدینہ، رقم الحدیث: ۳۱۱۲

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۷۴، ۱۰۴

۴۔ المعجم الکبیر، ۲۴، رقم الحدیث: ۷۴۷، ۸۲۳ تا ۸۲۶

۵۔ صحیح ابن حبان، ۹: ۵۶، رقم الحدیث: ۳۷۴۱۔

۶۔ شعب الایمان، ۳: ۴۹۸، رقم الحدیث: ۴۱۸۵

۷۔ شرح السنہ، ۷، قم حدیث: ۲۰۲۰

فصل نمبر۲۱

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن یموت فی الحرمین الشریفین

﴿حضور ﷺ کا حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شفاعت﴾

۳۸۔ عَنْ سُلَیْمَانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِیْ أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اسْتَوْجَبَ،، شَفَاعَتِیْ وَ کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْآمِنِیْنَ۔

حضرت سلیمان سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک جگہ فوت ہو جائے تو وہ میری شفاعت کو لازمی سمجھے اور وہ شخص قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے ہوگا۔

---

(۳۸) ۱۔ المعجم الکبیر، ۶: رقم حدیث: ۶۱۰۴
۲۔ المعجم الاوسط، ۶: رقم حدیث: ۵۸۷۹
۳۔ مجمع الزوائد، ۲: ۳۱۹
۴۔ المعجم الصغیر، ۲: ۲۲

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر۲۲

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن یحفظ اربعین حدیثاً

﴿چالیس احادیث مبارکہ یاد کرنے والے کے لیے شفاعت﴾

۳۹۔ عن ابی الدرداء قال سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ما حدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ کَانَ فِقیهاً؟. فقال رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ علی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دینها بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهاً و کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَشهیداً۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ علم کی نہایت اور مرتبہ کونسا ہے۔ جس پر پہنچ کر آدمی فقیہہ کہلاتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جو دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے اور لوگوں تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے گروہ فقہا میں اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کے گناہوں کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

❁ اس حدیث کو علماء نے اسناد حسن میں سے قرار دیا ہے۔

---

(۳۹) ۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، ۳۶، کتاب العلم، الفصل الثالث، رقم حدیث: ۲۵۸

۲۔ جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر، ۱: ۴۳، ۴۴

فصل نمبر ۲۳

بیان شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للهالکین من امته

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے تباہ حال گناہگاروں کے لئے شفاعت فرمانا﴾

۴۰۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِعْمَلِیْ وَلَا تَتَّكِلِیْ فَإِنَّ شَفَاعَتِیْ لِلْهَالِكِيْنَ مِنْ أُمَّتِیْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو عمل کر اور بھروسہ نہ کر۔ بے شک میری شفاعت میری امت کے تباہ حال گناہگاروں کے لئے ہے۔

---

(۴۰) کنز العمال ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۷۳

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۲۴

بیان شفاعة النبی ﷺ لجمیع أمتهٖ

﴿حضور ﷺ کا اپنی امت کے لامحدود افراد کی شفاعت فرمانا﴾

۴۱۔ قَالَ بُرَیْدَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنّی لَأَرْجُوْ اَنْ أَشْفَعُ یَومَ الْقِیَامَةَ عَدَدَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَ مَدَرَةٍ۔

حضرت بریدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے امید ہے کہ میں قیامت کے دن روئے زمین کے جملہ درختوں اور پتھروں کی مقدار کے برابر اپنی امت کے افراد کی شفاعت کروں گا۔

---

(۴۱) ۱۔ مسند احمد بن حنبل، ۵:۳۴۷

۲۔ کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۶۲

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۲۵

بیان شفاعة النبی ﷺ لجمیع المؤمنین تدریجیًا

حضور ﷺ کا درجہ بدرجہ تمام مومنین کی شفاعت کرنا

۴۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَّلَ مَنْ اَشْفَعَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ ثُمَّ الْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ مِنْ قُرَیْشٍ ثُمَّ الْاَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَ اتَّبَعَنِیْ مِنَ الْیَمَنِ ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمِ و اَوَّلُ مَنْ أشفَعُ لَهٗ اُوْلُوا الْفَضْلَ"

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب پہلے میں جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ داروں کی پھر انصار کی، پھر یمن میں سے جو مجھ پر ایمان لایا پھر تمام عرب کی اس کے بعد تمام عجم کے مومنین کی شفاعت کروں گا اور ان میں سے سب سے پہلے جس کی شفاعت کروں گا وہ صاحبان فضل ہوں گے۔

(۴۲) المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۔ رقم حدیث: ۱۳۵۵۰

فصل نمبر ۲۶

بیان شفاعة النبی ﷺ للمذنبین و الخطائین

﴿حضور ﷺ کا اپنی امت کے خطا کاروں کی شفاعت فرمانا﴾

۴۳۔ عن ابی موسی الاشعری قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیَ الجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَ اَكْفٰی اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ چاہیے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کردیا جائے میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور کافی ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کے لئے ہوگی۔ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں اور خطا کاروں بدکرداروں کے لئے ہوگی۔

---

(۴۳) ۱۔ سنن ابن ماجہ: ۳۲۹، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعة، رقم حدیث: ۴۳۱۱

۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۷۵

۳۔ نہایة بدایة النہایة، ۱۰: ۴۵۵، (روایت ابن عمرؓ)

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۲۷

بيان شفاعة النبی ﷺ لأهل الكبائر من امته

﴿کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت﴾

۴۴۔ عن انسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: شَفَاعَتِی لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت

---

(۴۴) ۱۔ جامع الترمذی، ۲: ۶۶، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی الشفاعة، رقم حدیث: ۲۴۳۵، ۲۴۳۶

۲۔ سنن ابی داؤد، ۲: ۳۰۴، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، رقم حدیث: ۴۷۳۹

۳۔ سنن ابن ماجه، ۳۲۹، ابواب الزهد، باب ذکر الشفاعة، رقم حدیث: ۴۳۱۰

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۲۱۳۔

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱، رقم حدیث: ۱۱۴۵۴۔

۶۔ المعجم الاوسط، ۴، رقم حدیث: ۳۵۹۰

۷۔ المعجم الاوسط، ۵، رقم حدیث: ۴۷۱۰

۸۔ المعجم الصغیر، ۱: ۱۶۰۔ ۹۔ المعجم الصغیر، ۲: ۱۱۹

۱۰۔ مسند ابو یعلی، ۶، رقم حدیث: ۲۰۲۶

۱۱۔ مسند ابوداؤد الطیالسی، رقم حدیث: ۲۰۲۶، ۱۶۶۹

۱۲۔ شعب الایمان للبیہقی، ۱: ۲۸۷، رقم حدیث: ۳۱۰، ۳۱۱

۱۳۔ صحیح ابن حبان، ۱۴، رقم حدیث: ۶۴۶۷، ۶۴۶۸

۱۴۔ الشریعة للآجری، ۳۳۸

۱۵۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳: ۲۰۱

۱۶۔ حلیة الاولیاء، ۷: ۲۶۱

۱۷۔ المستدرک، ۱: ۶۹

۱۸۔ تفسیر ابن کثیر، ۱: ۴۸۷

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

میری امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔

- یہ حدیث صحیح ہے۔
- امام ترمذیؒ نے یہ حدیث جابر بن عبداللہ ص سے نقل کی ہے ان کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
- امام بیہقی کے نزدیک بھی یہ صحیح حدیث ہے۔ جیسا کہ عجلونی نے کشف الخفاء میں لکھا ہے۔
- امام حاکم نے ۱/۶۹ پہ اس حدیث کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔
- حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر' ۱:۴۸۷ پر حضرت انسؓ سے اس روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے
- صحیح ابن حبان میں مروی حدیث بھی صحیح الاسناد ہے۔

۴۵۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِيْ لِأَهلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ. قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَابِرُ؟ قَالَ نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّهُ مَنْ زَادَتْ حَسَنَاتُهُ فَذَاكَ الَّذِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَ مَنِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُ وَ سَيِّئَاتُهُ فَذَاكَ الَّذِيْ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً ثُمَّ يُدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَ إِنَّمَا شَفَاعَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِمَنْ أُوبَقَ نَفْسَهُ وَ أَثْقَلَ ظَهْرَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ میں (راوی) نے کہا اے جابر رضی اللہ عنہ

کیا ایسا ہی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے محمد! ہاں۔ بے شک جس کی نیکیاں زیادہ ہوگئیں تو وہ تو جنت میں بغیر حساب کے چلا جائے گا۔ اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوگئیں تو اس کا حساب آسان ہوگا پھر وہ جنت میں چلا جائے گا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے ہے جس نے اپنے نفس کو ہلاک کیا اور اپنی پیٹھ پر (گناہوں کا) بوجھ لادا۔

۴۶۔ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: شَفَاعَتِیْ لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ اُمَّتِیْ. قَالَ اَبو الدَّرداءِ وَ إِنْ زَنٰی وَ إِنْ سَرِقَ: قَالَ، نَعَمْ! وَ اِنْ زَنٰی وَ إِنْ سَرِقَ عَلٰی رَغْمِ أَنْفِ أَبِیْ الدَّرْدَاءِ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری امت کے گناہگاروں کے لئے ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو (بطور محبت فرمایا) خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔

---

(۴۶) ۱۔ تاریخ بغداد، ۱: ۴۱۶

۲۔ کنزالعمال ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۵۶

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۵: ۱۵۹۔ (باختلاف الفاظ)

فصل نمبر ۲۸

بیان خروج الناس من النار بشفاعة النبی ﷺ

﴿حضور ﷺ کی شفاعت سے عذابِ دوزخ سے چھٹکارا﴾

۴۷۔ عَنْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قومٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

❁ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

---

(۴۷) ۱۔ صحیح البخاری، ۲: ۹۷۱، ۹۷۲، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، رقم حدیث: ۶۱۹۸

۲۔ جامع الترمذی، ۲: ۸۴، کتاب صفۃ جہنم، باب ما ذکر من یخرج من النار من اہل التوحید، رقم حدیث: ۲۶۰۰، ۴۷۴۰

۳۔ سنن ابی داؤد، ۲: ۳۰۴، کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ، رقم حدیث: ۴۷۴۰

۴۔ سنن ابن ماجہ، ۳۲۹، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، رقم حدیث: ۴۳۱۵

۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۴: ۴۳۴

۶۔ الشریعہ، ۳۴۴

٤٨۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا یَمُوْتُوْنَ فِیْهَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰكِنّ نَاسٌ اَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ بِخَطَایَاهُمْ فَاَمَا تَتْهُمْ اِمَاتَةً حتّٰی اِذَا كَانُوْا فَحماً اُذِنَ لَهُمْ فِی الشَّفَاعَةِ فَجِیْئَ بِهِمْ ضَبَآئِرَ ضَبائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ یَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِیْضُوْا عَلَیْهِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْن فِیْ حَمِیْلِ السیل قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِی الْبَادِیَةِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں رہنے والے دوزخی نہ اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے لیکن کچھ لوگ ہوں گے۔ جنہیں دوزخ میں ان کے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے ڈالا جائے گا تو وہ آگ انہیں جلا کر کوئلہ کر دے گی۔ اس وقت ان کی شفاعت کا حکم ہوگا تو انہیں گروہ در گروہ نکالا جائے گا۔ وہ جنت کی نہروں پر پھیل جائیں گے تو کہا جائے گا اے اہل جنت! ان پر پانی ڈالو۔ تو وہ اس پانی سے اس طرح اگیں گے جیسے دریا کے کنارے گھاس اگتی ہے۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جنگل میں بھی رہے ہیں۔

❁ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

(٤٨) ١۔ صحیح مسلم، ١: ١٠٤، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، رقم حدیث: ١٨٥

٢۔ سنن ابن ماجہ: ٣٢٩، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، رقم حدیث: ٤٣٠٩

٣۔ مسند احمد بن حنبل، ٣: ٥، ١١، ٧٩

٤۔ مسند ابو یعلیٰ، ٢: رقم حدیث: ١٠٩٧، ١٢٥٣، ١٣٧٠

٥۔ مسند ابو عوانہ، ١: ١٨٦

٦۔ صحیح ابن حبان، ١٦: رقم حدیث: ٧٣٧٩، ٧٤٨٥

٧۔ الشریعہ للآجری: ١٤٥

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۴۹۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ کَاَنَّهُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْتُ وَمَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ الضَّغَابِیْسُ وَ کَانَ قَدْسَقَطَ فَمُهٗ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ یَابَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ یَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفاعت کے ذریعے کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ گویا کہ وہ ثعاریر ہوں گے۔ میں (حماد) نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں جن کے منہ جھڑ گئے ہوں۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اے محمد کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے نکالے جائیں گے؟ فرمایا ہاں: (میں نے خود نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے)

---

(۴۹) ۱۔ صحیح البخاری ۲:۹۷۰، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم حدیث: ۶۱۹۰

۲۔ صحیح مسلم ۱:۱۰۷ کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعة، رقم حدیث: ۱۹۱

۳۔ مسند ابوداؤد الطیالسی ۲۳۶ جز سابع، رقم حدیث: ۱۷۰۳

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۲۹

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن لا یموت بالشرک

﴿حضور ﷺ کی شفاعت اس کے لئے جو حالت شرک میں نہ مرے﴾

٥٠۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الاَشْجَعِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أنَّهُ أَتَانِی اٰتٍ مِنْ رَبِی عَزَّوجَلَّ فَخَیَّرَنِی بَیْنَ اَنْ یَدْخُلَ نَصْفُ امتِی الْجَنَّةَ وَ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَفَاعَةَ فَقُلْنَا نُذَکِّرُکَ اللّٰهَ وَالصُّحْبَةَ اَلَا جعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِکَ قَالَ أَنْتُم مِنْهُمْ ثُمَّ فَضَیْنَا فَیَجِیْٔ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَیُخْبِرُهُمْ بِالَّذِیْ أخْبَرَنَا بِهٖ فَیُذَکِّرُوْنَهُ اللّٰهَ وَالصُّحْبَةَ أَلا جَعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّفَاعَتِهٖ فَیَقُوْلُ فَاَنَّکُم مِنْهُمْ حَتَّی انْتَهَی النَّاسُ فَاضُجُوْا عَلَیْهِ وَقَالُوْا أجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُکُمْ اَنَّهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

حضرت عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے

---

(٥٠) ١۔ مسند احمد بن حنبل، ٥: ١٤٥، ٢٣٢

٢۔ مسند احمد بن حنبل، ٦: ٢٣، ٢٤، ٢٨، ٢٩

اختیار دیا کہ اپنی امت کے آدھے لوگ (بغیر حساب و کتاب کے) جنت میں داخل کرلو یا حق شفاعت لے لو۔ پس میں نے شفاعت کا حق اختیار کرلیا۔ چنانچہ ہم (حضرت عوف بن مالک اور معاذ بن جبل) نے عرض کیا۔ ہم آپ کو اللہ اور اپنا شرف صحابیت یاد دلاتے ہیں کیا آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں سے نہیں بنائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ پھر ہم چلے گئے۔ پر ایک دو آدمی اور آئے پس انہیں بھی وہی حدیث سنائی جو ہمیں سنائی تھی۔ پس انہوں نے بھی آپ کو اپنے اور اپنے شرف صحابیت کی یاد دلائی (اور عرض کیا) کیا آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں سے نہیں بنائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ یہاں تک کہ (بہت زیادہ) لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے اور شور ہوگیا۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں بھی شفاعت کے مستحقین میں شامل فرما لیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری شفاعت میرے ہر اس امتی کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۰

بیان شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن المخلص

﴿ کامل اخلاص کے ساتھ ایمان والے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ﴾

۵۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ أن لا يَسْئَلَنِی عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ اَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلٰی الْحَدِيْثِ، اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِی يَوْمَ الْقِيَامة من قال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصاً مِن قلبه او نفسِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ میں نے حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ وابستگی دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت حاصل کرنے میں سب سے زیادہ خوش نصیب شخص وہ ہوگا۔ جس نے خلوص دل سے (کلمہ) لا الہ الا اللہ پڑھا۔

---

(۵۱) ۱۔ صحیح البخاری، ۱: ۲۰، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، رقم الحدیث: ۹۹

۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۲: ۳۰۷، ۳۷۳، ۵۱۸

۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۱۷۸

۴۔ الشریعہ، ۳۴۰

۵۔ صحیح ابن حبان، ۱۴، رقم الحدیث: ۲۴۶۶

- یہ حدیث صحیح ہے۔
- حافظ الہیثمی نے مجمع الزوائد، ۱۰: ۴۰۴ پر امام احمدؒ کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
- امام حاکم نے ۱: ۷۰ پر اس کو صحیح الاسناد حدیث قرار دیا ہے جس کی امام ذہبی نے بھی تصدیق کی ہے۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۱

بیان شفاعة النبی ﷺ لمن فی قلبه خردلة من الایمان

﴿حضور ﷺ کی رائی کے دانے سے بھی کم ایمان والے کے لئے شفاعت﴾

۵۲۔ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ أَدْنٰی شَیْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ رسول اللّٰہ ﷺ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے جنت میں داخل فرمادے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل فرما، جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں (اب بھی) حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

---

(۵۲) ۱۔ صحیح البخاری، ۲: ۱۱۱۸، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرھم، رقم الحدیث: ۱۰۷۱
۲۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۰۴، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعہ، رقم حدیث: ۱۸۴

فصل نمبر ۳۲

بیان انتهاء الشفاعة إلى النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شفاعت کی انتہا ہو جانا

۵۳۔ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ یَصِیْرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جُثًی کُلُّ اُمَّةٍ تَبعُ نَبِیَّهَا یَقُوْلُوْنَ یَافُلَانُ إِشْفَعْ یَا فُلَانُ إِشْفَعْ حَتّٰی تَنْتَهِی الشَّفَاعَةُ إِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذٰلِکَ یَوْمٌ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ۔

آدم بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے حتی کہ طلب شفاعت کا سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ پس اس روز (شفاعت کے لئے) اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

---

(۵۳) صحیح البخاری، ۲:۶۸۶، کتاب التفسیر، باب قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا، رقم حدیث: ۴۴۴۱

فصل نمبر ۳۳

بیان دخول الناس الجنة بلا حساب وعذاب بشفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طفیل بلاحساب وکتاب جنت میں دخول

۵۴۔ عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَاعَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سبعونَ الفاً و ثَلاثُ حَثَیَاتٍ من حَثَیات رَبِّی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(۵۴) ۱۔ جامع الترمذی، ۲:۶۶، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی الشفاعة، رقم حدیث: ۲۴۳۷

۲۔ صحیح البخاری، ۲:۹۶۸، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون الفاً بغیر حساب، رقم حدیث: ۶۱۷۵

۳۔ صحیح مسلم، ۱:۱۱۶، ۱۱۷، کتاب لایمان، باب دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب ولا عذاب، رقم حدیث ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰

۴۔ سنن ابن ماجہ، ۳۲۶، ابواب الزھد، باب صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم حدیث: ۴۲۸

۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۶، ۱۹۷

۶۔ مسند احمد بن حنبل، ۲:۳۵۲، ۳۵۹، ۴۰۰، ۴۵۶

۷۔ مسند احمد بن حنبل، ۴:۱۶، ۴۳۶، ۴۴۱

۸۔ مسند احمد بن حنبل، ۵:۲۵۰، ۲۶۸، ۲۸۰، ۴۱۳

۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۱:۴۷۱

۱۰۔ شعب الایمان، ۱:۲۵۱، ۲۵۲، رقم حدیث: ۲۶۸

۱۱۔ صحیح ابن حبان، ۱۶، رقم حدیث: ۷۲۴۶

==

ہے آپ نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید 70 ہزار کو داخل کرے گا۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنی مٹھیوں میں سے تین مٹھّیاں بھی جنت میں ڈال دے گا۔

❁ یہ حدیث صحیح ہے۔

==

۱۲۔ معجم الکبیر، ۲، رقم حدیث: ۱۴۱۳

۱۳۔ معجم الکبیر، ۴: رقم حدیث: ۳۸۸۲

۱۴۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۸، رقم حدیث: ۷۵۲۰، ۷۶۶۵، ۷۶۷۲

۱۵۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، : ۳۰۲

۱۶۔ الشریعہ للآجری، ۳۴۳

۱۷۔ تفسیر ابن کثیر، ۱: ۳۹۴

۱۸۔ مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۶۳

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۴

بیان نفع شفاعة النبی ﷺ عَمَّهٗ اباطالب

شفاعتِ مصطفےٰ ﷺ سے حضرت ابوطالب کو فائدہ

۵۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ العَبَّاسَ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ کَانَ یَحُوْطُکَ وَ یَنْصُرُکَ. وَ یَغْضَبُ لَکَ فَھَلْ نَفَعَهُ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ وَ جَدْتُهُ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰی ضَحْضَاحٍ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حضرت ابوطالب آپ کا بچاؤ کرتے تھے۔ آپ کی مدد کرتے تھے اور آپ کی خاطر لوگوں سے جھگڑتے تھے تو کیا ان کو ان اعمال نے کچھ نفع پہنچایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے انہیں آگ کی گہرائی میں پایا تو میں انہیں آگ کے اوپر والے طبقہ میں لے آیا۔

❁ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

(۵۵) ۱۔ صحیح البخاری، ۱: ۵۴۸، کتاب المناقب، باب قصة ابی طالب، رقم حدیث: ۳۶۷۰

۲۔ صحیح البخاری، ۲: ۹۱۷، کتاب الادب، باب کنیة المشرک، رقم حدیث: ۵۸۵۵

۳۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۱۵، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی ﷺ لعمه ابی طالب، رقم حدیث: ۲۰۹

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۱: ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۰

۵۶۔ عَنْ أبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدَرِیَّ أنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذُکِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ أبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ......

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے ان کو فائدہ پہنچے گا۔

---

(۵۶) ۱۔ صحیح البخاری، ۱: ۵۴۸، کتاب المناقب، باب قصۃ ابی طالب، رقم حدیث: ۳۶۷۲

۲۔ صحیح البخاری، ۲: ۹۷۱، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، رقم حدیث: ۶۱۹۶

۳۔ صحیح مسلم، ۱: ۱۱۵، کتاب الایمان، باب شفاعۃ النبی ﷺ لعمہ ابی طالب، رقم: ۲۰۹

۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۹

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۵

بیان حرمان من غَشَّ العرب من شفاعة النبی ﷺ

﴿عرب سے دھوکہ کرنے والے کی شفاعت سے محرومی﴾

۵۷۔ عَنۡ عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّان قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنۡ غَشَّ الۡعَرَبَ لَمۡ يَدۡخُلۡ فِيۡ شَفَاعَتِيۡ وَ لَمۡ تَنَلۡهُ مَوَدَّتِيۡ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔

---

(۵۷) ۱۔ جامع الترمذی، ۲:۲۳۲، ابواب المناقب، باب فی فضل العرب، رقم حدیث: ۳۹۲۸
۲۔ مسند احمد بن حنبل، ۱:۷۲
۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۲:۱۹۳، رقم حدیث: ۱۲۵۱۷

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۶

بیان حرمان من یسب الصحابة الکرم من شفاعته ﷺ

﴿صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی شفاعت سے محرومی﴾

۵۸۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: شَفَاعَتِی مُبَاحَةٌ اِلَّا لِمَنْ سَبَّ أَصْحَابِی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر آدمی کے لئے جائز ہوگی مگر جو میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخ ہوگا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

۵۹۔عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا لِشِرَارِ أُمَّتِیْ! قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ أَنْتَ لِخِیَارِھِمْ؟ قَالَ خِیَارُ أُمَّتِی یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِھِمْ، وَ شِرَارُ أُمَّتِی یَنْتَظِرُوْنَ شَفَاعَتِیْ، اَلَا! إِنَّھَا مُبَاحَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِجَمِیْعِ أُمَّتِیْ إِلَّا رَجُلٌ مُنْتَقِصُ أَصْحَابِیْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے سب سے بہتر آدمی میں ہوں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! امت

---

(۵۸) ۱۔ کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۵۸

۲۔ حلیۃ الاولیاء، ۷: ۲۳۶

(۵۹) کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۱۱۱

کے اچھے لوگوں کے لئے آپ کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے اچھے لوگ جنت میں اپنے اعمال کی وجہ سے چلے جائیں گے اور میری امت کے گنہگار میری شفاعت کا انتظار کریں گے۔ خبردار! آگاہ ہو جاؤ کہ شفاعت قیامت کے دن میری امت کے سب لوگوں کے لئے جائز ہوگی سوائے اس شخص کے جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا تھا۔

فصل نمبر ۳۷

بیان حرمان منکر شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شفاعته

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا منکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا﴾

۶۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: شَفَاعَتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے۔ پس جو شخص اس پر یقین نہیں رکھتا۔ وہ شفاعت کا اہل بھی نہیں ہوگا۔ (یعنی شفاعت سے محروم رہے گا)

۶۱۔ عَنْ اَنس بِنْ مَالِک رضی اللہ عنہ قال: من کذب بالشفاعة فلیس له فیها نصیب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شفاعت کو جھٹلایا اس کے لئے شفاعت میں سے کوئی حصہ نہیں۔

❁ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری، ۱۱: ۴۲۶ پر اس روایت کے متعلق فرمایا ہے کہ حضرت سعید بن منصور نے اسے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

---

(۶۰) کنز العمال، ۱۴، رقم حدیث: ۳۹۰۵۹

(۶۱) ۱۔ فتح الباری، ۱۱: ۴۲۶

۲۔ الشریعة، ۳۳۷

فصل نمبر ۳۸

بیان کون الانبیاء الکرام شفعاءَ

﴿انبیاء علیہم السلام کا شفاعت فرمانا﴾

۶۲۔عَنْ جابرٍ قالَ : قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذا مُیِّزَ أَھلَ الْجنَّۃَ و اَھْلُ النَّارِ، فَدَخلَ اَھلُ الْجنّۃِ الْجنَّۃَ، وَ أھلَ النَّارِ النّارَ، قَامَتِ الرَّسُلُ ، فَشَفعُوْا، فَیُقالُ: انطَلِقُوْا أَوِ اذْھَبُوْا، فَمَنْ عَرَفْتُمُوْہُ فاخرِجُوْہُ فَیُخرِجُوْنَھُمْ قَدِ امْتُحِشُوْ فَیُلْقُوْنَھُمْ فِیْ نَھرٍ. أَوْ عَلٰی نَھرٍ. یُقالُ لَہٗ (نَھرُ) الحیاۃِ، قالَ: فَتَسْقُطَ محاشَھُمْ عَلٰی حَافتِی النَّھرِ، وَ یَخرُجُوْنَ بَیْضًا، مِثْلَ الثَّعارِیْر، ثُمَّ یَشْفَعُوْنَ، فَیُقالُ اِذْھَبُوْا وَ انْطَلَقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثقالَ قِیْراطٍ مِنْ اِیْمانٍ فَأخرِجُوْہُ، قَالَ: فَیُخرِجُوْنَ سَرَاعًا، وَ یَشْفَعُوْنَ، فَیُقَالُ اِذْھَبُوْا اَوِ انْطَلقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِیْمَانٍ فَأخْرِجُوْہُ، ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ: أنا الآنَ أُخْرِجُ بِعِلْمِیْ وَ رَحْمَتِیْ، فَیُخْرِجُ أضعافَ مَا أخْرِجُوْا، و أضْعافَہٗ ، فَیُکْتَبُ فِیْ رقابِھِمْ عُتَقَاءُ اللّٰہِ، ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجنَّۃَ، فَیُسَمُّوْنَ فِیْھَا الْجَھَنَّمِیِّیْنَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی اور جہنمی

---

(۶۲) ۱۔مسند احمد بن حنبل،۳:۵۶
۲۔مسند احمد بن حنبل،۳:۳۲۵۔۳۲۶ ۳۔نہایۃ البدایہ،۱۰:۴۵۲

لوگ میں امتیاز ہوجائے گا جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں۔ اس کے بعد رسل عظام کھڑے ہوں گے اور شفاعت فرمائیں گے پس انہیں کہا جائے گا چلو اور جس جس کو تم پہچانتے ہو اس کو جہنم سے نکال لو پس انبیاء کرام ایسے لوگوں کو نکال لیں گے جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے پس انہیں آب حیات کی نہر میں ڈال دیا جائے گا پھر فرمایا پس ان کے جلے ہوئے جسموں کو نہر کے کنارے میں ڈال دیا جائے گا۔ جس کے بعد وہ سفید ککڑیوں کی طرح سفید نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ شفاعت فرمائیں گے۔ لیکن پھر انہیں کہا جائے گا کہ چلو پس جس کے دل میں رتی برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی جہنم سے نکال لو تو وہ جلدی سے نکال لیں گے اور شفاعت کریں گے پھر انہیں کہا جائے گا چلو پس جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی نکال لو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اب میں اپنے علم اور رحمت سے نکالتا ہوں پس اللہ تعالیٰ جو رسلِ عظام نے نکالے ہوں گے اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو نکال لے گا اور اس سے بھی زیادہ پس ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا عتقاء اللہ یعنی اللہ کے آزاد کردہ۔ پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اس میں انہیں جہنمیین کے نام سے پکارا جائے گا۔

- یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
- مسند احمد بن حنبل میں صفحہ ۵۶ پر درج حدیث کی سند میں ایک راوی عمرو بن یحی ثقہ ہیں ان کے والد یحی بن عمارہ بن أبی حسن بھی ثقہ ہیں جن سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں۔

٦٣۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَـلَاثَةٌ : اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

٦٤۔ عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : يُحْمَلُ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفِرَاشُ فِیْ النَّارِ قَالَ فَيُنَجِّی اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ ثُمّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِکَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَ الشُّهَدَاءَ أَنْ يَشْفَعُوْا فَيَشْفَعُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ وَيَشْفَعُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ وَ يَشْفَعُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنَ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو لیکر ایسے گرے گا جیسے پتنگے آگ میں فرمایا پھر اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہیے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں، صدیقین اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں۔ پس وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے اور شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں کو) نکالیں گے یہاں تک

---

(٦٣) ا۔ سنن ابن ماجہ:٣٣٠، ابواب الزھد عن رسول اللہ ﷺ، باب ذکر الشفاعۃ ٢، رقم حدیث:٤٣١٣

٢۔ شعب الایمان،٢: ٢٦٥، رقم حدیث: ١٧٠٧

٣۔ الشریعہ للآجری:٣٥٠۔

٤۔ جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر، باب تفضیل العلماء علی الشھداء،١: ٣٠

(٦٤) ا۔ مسند احمد بن حنبل،٥: ٤٣

٢۔ معجم الصغیر،٢: ٥٧

٣۔ نہایۃ بدایۃ النہایہ،١٠: ٤٧٠

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کہ کوئی ایک شخص بھی جہنم میں ایسا نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔

❁ حافظ الہیثمی نے مجمع الزوائد، ۱۰:۳۵۹ پر اس حدیث کو مسند احمد، معجم الکبیر، معجم الصغیر اور بزار کے حوالے سے روایت کر کے اس کے تمام رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۳۹

بیان کون الاولیاء والصلحاء شفعاء

اولیاء اور صالحین کا شفاعت فرمانا

۶۵۔ صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ، میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے رؤیت باری تعالیٰ کے حوالے سے ایک طویل حدیث پاک مروی ہے جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیت باری تعالیٰ اور اہل ایمان اور کفار و مشرکین کا اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ انجام کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں مثلاً بعض اہل کتاب نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا ٹھہرایا بعض نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا ایسے لوگ دوزخ کا ایندھن بنائے جائیں گے جبکہ مومن نجات پائیں گے۔ پل صراط سے بھی چشم زدن میں یا بجلی کی مانند یا ہوا کی مانند یا تیز رفتار گھوڑوں اور تیز رو اونٹ کی مانند گزر جائیں گے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کا اپنے مومن بھائیوں کی شفاعت کرنے کے باب میں صحابہ کرام سے فرمایا:

فَمَا اَنْتُمْ بِاَشَدَّلِیْ مُنَاشَدَةً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ

(۶۵) ا۔ صحیح البخاری، ۲:۱۱۰۷، رقم حدیث: ۷۰۰۱

۲۔ صحیح مسلم، ۱:۱۰۳، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم سبحانہ وتعالیٰ، رقم حدیث: ۱۸۳

==

يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَاِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِيْ اِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِخْوَانُنَا، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَ يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَعْمَلُوْنَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ وَ يُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَاْتُوْنَهُمْ وَ بَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا۔

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْا فَاقْرَءُوْا (اِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا)

”تم مجھ سے حق میں مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ تو اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کریں گے وہ عرض کریں گے اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ

== الایمان، رقم حدیث: ۶۰

۳۔ سنن النسائی، ۲: ۲۶۹، کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان، رقم حدیث: ۵۰۱۰

۴۔ سنن ابن ماجہ: ۷، المقدمہ باب فی

۵۔ مسند احمد بن حنبل، ۳: ۹۴

۶۔ مسند ابی عوانہ، ۱: ۱۸۲

۷۔ المستدرک، ۴: ۵۸۲

(نیک) عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دیگا پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت (بیشک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ عطا فرماتا ہے) (النساء، ۴: ۴۰) پڑھ لے

.................................آگے طویل حدیث ہے۔

۶۶۔ اسی طرح صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات باری تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ نیک صالح مومن اپنے دوسرے بھائیوں کی شفاعت کریں گے وہ بطور ناز اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے جیسا کوئی شخص اپنے حق کیلئے بھی نہیں کرتا۔ ذیل میں اس ایمان افروز حدیث پاک کا متعلقہ حصہ ملاحظہ کریں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۶۶) صحیح مسلم، ۱: ۱۰۳، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم سبحانہ وتعالیٰ، رقم حدیث: ۳۰۲۔

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ بَاشَدَّ مُنَاشَدَۃً لِلّٰہِ فِی الْاِسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ یُصَلُّوْنَ وَ یُحَجُّوْنَ فَیُقَالَ لَھُمْ أَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُھُمْ عَلٰی النَّارِ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْہِ وَ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِیَ فِیْھَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ جَلَّ وَ عَزَّ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَ جَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَأَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْراً ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا اَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ نِصْفَ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَأَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا مِمَّنْ اَمَرْتَنَا اَحَدًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَأَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْراً ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا خَیْرًا وَ کَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیْ یَقُوْلُ اِن لَمْ تَصَدِّقُوْنِیْ بِھٰذَا الْحَدِیْثَ فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ ج وَ اِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُضَاعِفُھَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًاO

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے جیسا جھگڑا کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے،

ہمارے ساتھ حج کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو، ان لوگوں پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کی نصف پنڈلیوں کو اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا، پھر جنتی لوگ کہیں گے اے اللہ اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جن کو جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی نیکی ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ، پھر جنتی لوگ کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ جنتی لوگ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے ہمارے رب جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جس شخص کے دل میں تم کو ایک ذرے کے برابر بھی نیکی ملے اس کو جہنم سے نکال لاؤ، جنتی لوگ پھر جائیں گے اور جہنم سے بہت بڑی تعداد میں خلق خدا کو نکال لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو۔ (بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ عطا فرماتا ہے)۔

٦٧۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ان من امتی من یشفع للفئام و منھم من یشفع للقبیلۃ و منھم من یشفع للعصبۃ و منھم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں سے کچھ لوگ ایک گروہ کی شفاعت کریں گے اور کچھ ایک قبیلے کی اور کچھ ایک جماعت کی شفاعت کریں گے اور کچھ ایک شخص کی حتی کہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

❁ امام ترمذیؒ کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے۔

٦٨۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَصُفُّ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صُفُوْفاً فَیَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَھْلِ النَّارِ عَلَی الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ: یَا فُلَانُ أَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ اسْتَسْقَیْتُ فَسَقَیْتُکَ شَرْبَۃً؟ قَالَ فَیَشْفَعُ لَہٗ، وَ یَمُرُّ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ: أَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ نَاوَلْتُکَ طَھُوْرًا؟ فَیَشْفَعُ لَہٗ وَ یَقُوْلُ: یَا فُلَانُ: أَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ بَعَثْتَنِیْ فِیْ حَاجَۃٍ کَذَا وَ کَذَا فَذَھَبْتُ لَکَ؟ فَیَشْفَعُ لَہٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے

www.MinhajBooks.com

---

(٦٧) ١۔ جامع الترمذی، ٢: ٦٧، ابواب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی الشفاعۃ، رقم حدیث: ٢٤٤٠

٢۔ مسند احمد بن حنبل، ٣: ٢٠، ٦٣

٣۔ نہایۃ بدایۃ النھایۃ، ١٠: ٤٦٨

٤۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ١١: ٤٦٣، ٤٦٤ رقم حدیث: ١١٤٤٨، ١١٤٤٩

٥۔ مسند ابویعلی، ٢: ٢٩٢، رقم حدیث: ١٠١٣

(٦٨) سنن ابن ماجہ: ٢٧٠، کتاب الادب، باب فضل صدقۃ الماء، رقم حدیث: ٣٦٨٥

پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تو یاد کر ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا پس وہ کہے گا: تو یاد کر میں نے ایک دن تجھے صفائی کے لئے پانی دیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا اے فلاں: تو یاد کر ایک دن تو نے مجھے اس اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا۔ پس وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔

❁ اس روایت کے تمام رجال صحیح ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فصل نمبر ۴۰

بیان کون الحفاظ و الشهداء شفعاء

حفاظ وشھداء کا شفاعت کرنا

٦٩۔ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ أَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَ حَفِظَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَّعَهُ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ کُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کر لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کو اس کے خاندان کے ان دس افراد کے لئے شفاعت کرنے والا بنا دے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

٧٠۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ لِلشَّهِیْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ یَغْفِرُلَهُ فِیْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَیُریٰ مَقْعَدَهُ مِنَ

(۶۹) ۱۔ سنن ابن ماجہ:۱۹، المقدمہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم حدیث:۲۱۶

۲۔ جامع الترمذی،۲: ۱۱۴، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، رقم حدیث:۲۹۰۵

۳۔ معجم الاوسط،۶: ۶۱، رقم حدیث:۵۱۲۶

(۷۰) ۱۔ سنن ابن ماجہ:۲۰۶، کتاب الجہاد، باب فضل شہادت فی سبیل اللہ، رقم حدیث:۲۷۹۹

۲۔ جامع الترمذی،۲: ۱۱۴، کتاب فضائل الجہاد، باب ثواب الشہید، رقم حدیث:۱۶۶۳

۳۔ مسند احمد بن حنبل،۴: ۱۳۱

۴۔ الشریعہ:۳۴۹

الجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَر وَ يُحَلّٰی حُلَّة الِایْمَانِ وَ یُزَوَّجُ مِنْ الْحُوْرِ العِیْنِ وَ یُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِہٖ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے پاس شہید کے لئے چھ باتیں ہیں اول تو یہ کہ خون بہتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ دوم وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ سوم عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ چہارم قیامت کی گھبراہٹ اور خوف سے محفوظ رہتا ہے۔ پنجم اسے ایمان کا لباس پہنایا جاتا ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے۔ ششم اس کے رشتہ داروں میں سے اسے 70 آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔

❁ امام ترمذیؒ کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

۱۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ دَخَل الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃَ بِاَبِیَ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ فَقَالَ وَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفِّقَۃٌ قَالَتْ فَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص کے دو پیش رو (فوت شدہ دو کم سن بچے) ہوں۔ وہ اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں

---

(۱۷) ۱۔ جامع الترمذی، ۱:۱۲۵، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، رقم حدیث: ۱۰۶۲
۲۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، ۴:۶۸
۳۔ مسند احمد بن حنبل، ۱:۳۳۴،۳۳۵
۴۔ مسند ابی یعلیٰ، ۵:۱۳۸، رقم حدیث: ۲۷۵۲
۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم حدیث: ۱۲۸۸۰

سے جس شخص کا ایک پیش رو ہو؟ فرمایا: اے صاحبہ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی لے جائیگا عرض کیا جس کا کوئی پیش رو نہ ہو؟ فرمایا جس کا کوئی نہیں ہوگا اس کا میں ہوں گا۔ کیونکہ میری امت کو میری جدائی سے بڑھ کر کسی کی جدائی کی تکلیف نہیں پہنچی۔

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

#	کتاب	مصنّف/متوفیّ	ناشر/سنِ اِشاعت
۱	قرآن مجید	منزل من اللہ	
۲	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ، ۲۵۶ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۳۸۱ھ
۳	الصحیح لمسلم	امام مسلم بن الحجاج قشیریؒ، ۲۶۱ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۳۷۵ھ
۴	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ، ۲۷۹ھ	فاروقی کتب خانہ، ملتان ولاہور
۵	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ، ۲۷۵ھ	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی، کراچی
۶	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائیؒ، ۳۰۳ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۷	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی بن ماجہؒ، ۲۷۵ھ	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی، کراچی
۸	موطاامام مالک	امام مالک بن انس اصبحیؒ، ۱۷۹ھ	میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب، کراچی
۹	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبلؒ، ۲۴۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۳۹۸ھ
۱۰	الترغیب و الترھیب	امام عبدالعظیم بن عبدالقوی منذریؒ، ۶۵۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۸۸ھ
۱۱	جامع بیان العلم وفضلہ	امام ابوعمر یوسف ابن عبدالبر الاندلسیؒ، ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ
۱۲	سنن الدارمی	امام ابومحمد عبداللہ دارمیؒ، ۲۵۵ھ	نشر السنۃ، ملتان، پاکستان
۱۳	سنن الدارقطنی	امام علی بن عمر الدارقطنیؒ، ۳۸۵ھ	دارالمحاسن، قاھرہ، مصر
۱۴	السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقیؒ، ۴۵۸ھ	نشر السنۃ، ملتان، پاکستان
۱۵	شرح السنۃ	امام حسین بن مسعود بغویؒ، ۵۱۶ھ	المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۳ھ
۱۶	شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاویؒ، ۳۲۱ھ	ایجوکیشنل پریس کراچی، پاکستان، ۱۳۹۰ھ
۱۷	الشریعۃ	امام ابوبکر محمد بن حسین الآجریؒ، ۳۶۰ھ	انصار السنۃ المحمدیہ، لاہور، پاکستان
۱۸	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقیؒ، ۴۵۸ھ	درالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۰ھ
۱۹	صحیح ابن حبان	امام محمد بن حبانؒ، ۳۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ھ
۲۰	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ الدیلمی، ۵۰۹ھ	دار الکتب العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۷ھ
۲۱	کنزالعمال	علامہ علاء الدین علی المتقی الہندیؒ، ۹۷۵ھ	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، ۱۳۹۹ھ
۲۲	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمیؒ، ۸۰۷ھ	دارالریان للتراث، بیروت، لبنان

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

#	کتاب	مصنّف/متوفیّٰ	ناشر/سنِ اِشاعت
۲۳	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوریؒ، ۴۰۵ھ	دارالباز للنشر والتوزیع، مکہ مکرمہ
۲۴	مسند ابو داؤد الطیالسی	حافظ سلیمان بن داؤد ابو داؤد الطیالسیؒ، ۲۰۴ھ	دارالمعرفہ، بیروت، لبنان
۲۵	مسند ابوعوانۃ	امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاقؒ، ۳۱۶ھ	دارالمعرفہ، بیروت، لبنان
۲۶	مسند ابویعلی	امام احمد بن علی بن المثنی تمیمیؒ، ۳۰۷ھ	دارالمامون للتراث، دمشق، ۱۴۰۴ھ
۲۷	مسند الحمیدی	امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدیؒ، ۲۱۹ھ	المجلس العلمی، ۱۳۸۳ھ
۲۸	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ	نعمانی کتب خانہ، کابل، افغانستان
۲۹	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ، ۲۳۵ھ	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، پاکستان، ۱۴۰۶ھ
۳۰	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانیؒ، ۲۱۱ھ	المجلس العلمی، ۱۳۹۰ھ
۳۱	المطالب العالیۃ	امام ابن حجر احمد بن علی عسقلانیؒ، ۸۵۲ھ	عباس احمد الباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب
۳۲	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانیؒ، ۳۶۰ھ	مکتبۃ المعارف، ریاض، سعودی عرب، ۱۴۰۵ھ
۳۳	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانیؒ، ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۳ھ
۳۴	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانیؒ، ۳۶۰ھ	مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ، موصل/ مکتبہ ابن تیمیہ، قاھرہ
۳۵	نہایۃ البدایۃ والنہایۃ	ابوالفداء اسماعیل بن کثیر دمشقیؒ، ۷۷۴ھ	دارالفکر، بیروت لبنان، ۱۴۱۹ھ
۳۶	النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	امام مبارک بن محمد الجزری ابن اثیر، ۶۰۶ھ	موسسہ طبوعات اسماعیلیان، قم، ایران
۳۷	تفسیر القرآن العظیم	امام ابوالفداء اسماعیل بن کثیر دمشقیؒ، ۷۷۴ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۰ھ
۳۸	تفسیر النسائی	امام احمد بن شعیب نسائیؒ، ۳۰۳ھ	دارالفکر، ۱۴۱۰ھ
۳۹	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطیؒ، ۹۱۱ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان
۴۰	فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام ابن حجر احمد بن علی عسقلانیؒ، ۸۵۲ھ	دارنشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ
۴۱	دلائل النبوہ للبیہقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقیؒ، ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ
۴۲	الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ	قاضی ابوالفضل عیاض یحصبیؒ، ۵۴۴ھ	دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

#	کتاب	مصنّف/متوفیّ	ناشر/سنِ اِشاعت
۴۳	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادیؒ، ۴۶۳ھ	دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان
۴۴	القول البدیع	امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمان السخاویؒ، ۹۰۲ھ	المکتبۃ العلمیہ، مدینہ منورہ، ۱۳۹۷ھ
۴۵	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانیؒ، ۴۳۰ھ	دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۰ھ
۴۶	جلاء الافہام	حافظ ابن قیم الجوزی ۷۵۱ھ	قاہرہ، مصر

www.MinhajBooks.com